بسم اللّٰہ الرَّحمٰن الرَّحیم نحمدہٗ ونصلّی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 54 شمارہ 13

ہفت روزہ
بدر
قادیان

The Weekly **BADR** Qadian

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 200 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر
امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک
10 پونڈ

18 صفر 1426 ہجری 29 امان 1384 ہش 29 مارچ 2005ء

Postal Reg No:PB/0154/2003 to 2005

NO. 1504
ER.M.SALAM SB.
FLAT NO. 704
BLOCK NO. 43
SECTOR-4
NEW SHIMLA -171009

اخبار احمدیہ

قادیان 26 مارچ (ایم ٹی اے انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بفضلہ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں الحمدللہ۔ کل حضور پر نور نے مسجد بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شوریٰ کے احکام کے متعلق بصیرت افروز تشریح فرمائی۔

پیارے آقا کی صحت و تندرستی و درازیٔ عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے احباب دعائیں کرتے رہیں۔ اللھم ایدف امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

خوب یاد رکھو کہ انسان کو شرف اور سعادت تب ملتی ہے جب وہ ذاتی طور پر کسی کا دشمن نہ ہو

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خوب یاد رکھو کہ امیری کیا ہے؟ امیری ایک زہر کھانا ہے۔ اس کے اثر سے وہی بچ سکتا ہے جو شفقت علیٰ خلق اللہ کے تریاق کو استعمال کرے اور تکبر نہ کرے لیکن اگر وہ اسکی شیخی اور گھمنڈ میں آتا ہے تو نتیجہ ہلاکت ہے۔ ایک پیاسا ہو اور ساتھ کنواں بھی ہو لیکن کمزور ہو اور غریب ہو اور پاس ایک متمول انسان ہو تو وہ محض اس خیال سے کہ اسکو پانی پلانے سے میری عزت جاتی رہے گی اس نیکی سے محروم رہ جائے گا۔ اس نخوت کا نتیجہ کیا ہوا؟ یہی کہ نیکی سے محروم رہا اور خدا تعالیٰ کے غضب کے نیچے آیا۔ پھر اس سے کیا فائدہ پہنچا۔ یہ زہر ہوا یا کیا؟ وہ نادان ہے سمجھتا نہیں کہ اسنے زہر کھائی ہے۔ لیکن تھوڑے دنوں کے بعد معلوم ہو جائے گا کہ اسنے اپنا اثر کر لیا ہے اور وہ ہلاک کر دیگی۔

یہ بالکل سچی بات ہے کہ بہت سی سعادت غرباء کے ہاتھ میں ہے۔ اسلئے انہیں امیروں کی امیری اور تمول پر رشک نہیں کرنا چاہئے اسلئے کہ انہیں وہ دولت ملی ہے جو ان کے پاس نہیں۔ ایک غریب آدمی بیجا ظلم، تکبر، خود پسندی، دوسروں کو ایذا پہنچانے، اتلاف حقوق وغیرہ بہت سی برائیوں سے مفت میں بچ جائیگا۔ کیونکہ وہ جھوٹی شیخی اور خود پسندی جو ان باتوں پر اسے مجبور کرتی ہے، اسمیں نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب کوئی مامور اور مرسل آتا ہے تو سب سے پہلے اسکی جماعت میں غرباء داخل ہوتے ہیں۔ اسلئے کہ ان میں تکبر نہیں ہوتا۔ دولتمندوں کو یہی خیال اور فکر رہتا ہے کہ اگر ہم اسکے خادم ہو گئے تو لوگ کہیں گے کہ اتنا بڑا آدمی ہو کر فلاں شخص کا مرید ہو گیا ہے اور اگر ہو بھی جاوے تب بھی وہ بہت سی سعادتوں سے محروم رہ جاتا ہے۔ الا ماشاء اللہ۔ کیونکہ غریب تو اپنے مرشد اور آقا کی کسی خدمت سے عار نہیں کریگا۔ مگر یہ عار کریگا۔ ہاں اگر خدا تعالیٰ اپنا فضل کرے اور دولتمند آدمی اپنے مال و دولت پر ناز نہ کرے اور اسکو بندگان خدا کی خدمت میں صرف کرنے اور انکی ہمدردی میں لگانے کے لئے موقعہ پائے اور اپنا فرض سمجھے تو پھر وہ ایک خیر کثیر کا وارث ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ سب سے مشکل اور نازک مرحلہ حقوق العباد ہی کا ہے کیونکہ ہر وقت اسکا معاملہ پڑتا ہے اور ہر آن یہ ابتلاء سامنے رہتا ہے۔ پس اس مرحلہ پر بہت ہی ہوشیاری سے قدم اٹھانا چاہئے۔ میرا تو یہ مذہب ہے کہ دشمن کے ساتھ بھی حد سے زیادہ سختی نہ ہو۔ بعض لوگ چاہتے ہیں کہ جہانتک ہو سکے اسکی تخریب اور بربادی کے لئے سعی کی جاوے پھر وہ اس فکر میں پڑ کر جائز اور ناجائز امور کی بھی پرواہ نہیں کرتے۔ اسکو بدنام کرنے کے واسطے جھوٹی تہمت اس پر لگاتے، افترا کرتے اور اسکی غیبت کرتے اور دوسروں کو اسکے خلاف اکساتے ہیں۔ اب بتاؤ کہ معمولی دشمنی سے کس قدر برائیوں اور بدیوں کا وارث بنا اور پھر یہ بدیاں جب اپنے بچے دیں گی تو کہاں تک نوبت پہنچے گی۔ میں سچ کہتا ہوں کہ تم کسی کو اپنا ذاتی دشمن نہ سمجھو اور اس کینہ توزی کی عادت کو بالکل ترک کر دو۔ اگر خدا تعالیٰ تمہارے ساتھ ہے اور تم خدا تعالیٰ کے ہو جاؤ تو وہ دشمنوں کو بھی تمہارے خادموں میں داخل کر سکتا ہے۔ لیکن اگر تم خدا ہی سے قطع تعلق کئے بیٹھے ہو اور اس کے ساتھ ہی کوئی رشتہ دوستی کا باقی نہیں، اسکی خلاف مرضی تمہارا چال چلن ہے۔ پھر خدا سے بڑھ کر تمہارا دشمن کون ہوگا؟ مخلوق کی دشمنی سے انسان بچ سکتا ہے لیکن جب خدا دشمن ہو تو پھر اگر ساری مخلوق دوست ہو تو کچھ نہیں ہو سکتا۔ اسلئے تمہارا طریق انبیاء علیہم السلام کا سا طریق ہو۔ خدا تعالیٰ کا منشا یہی ہے کہ ذاتی اعداء کوئی نہ ہوں۔

خوب یاد رکھو کہ انسان کو شرف اور سعادت تب ملتی ہے جب وہ ذاتی طور پر کسی کا دشمن نہ ہو۔ ہاں اللہ اور اسکے رسول کی عزت کے لئے الگ امر ہے۔ یعنی جو شخص خدا اور اسکے رسول کی عزت نہیں کرتا بلکہ انکا دشمن ہے اسے تم اپنا دشمن سمجھو۔ اس دشمنی سمجھنے کے یہ معنے نہیں ہیں کہ تم اس پر افتراء کرو اور بلاوجہ اسکو دکھ دینے کے منصوبے کرو۔ نہیں بلکہ اس سے الگ ہو جاؤ اور خدا تعالیٰ کے سپرد کرو۔ ممکن ہو تو اسکی اصلاح کے لئے دعا کرو۔ اپنی طرف سے کوئی نئی بھاجی اسکے ساتھ شروع نہ کرو۔ یہ امور ہیں جو تزکیہ نفس سے متعلق ہیں۔ کہتے ہیں حضرت علی کرم اللہ وجہہ ایک دشمن سے لڑتے تھے اور محض خدا کے لئے لڑتے تھے۔ آخر حضرت علیؓ نے اسکو اپنے نیچے گرا لیا اور اسکے سینہ پر چڑھ بیٹھے۔ اسنے جھٹ حضرت علیؓ کے منہ پر تھوک دیا۔ آپ فوراً اسکی چھاتی پر سے اتر آئے اور اسے چھوڑ دیا۔ اسلئے کہ اب تک تو میں محض خدا تعالیٰ کے لئے تیرے ساتھ لڑتا تھا لیکن اب جبکہ تو نے میرے منہ پر تھوک دیا ہے۔ تو میرے اپنے نفس کا بھی کچھ حصہ اسمیں شریک ہو جاتا ہے۔ پس میں نہیں چاہتا کہ اپنے نفس کے لئے تمہیں قتل کر دوں۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آپنے اپنے نفس کے دشمن کو دشمن نہیں سمجھا۔ ایسی فطرت اور عادت اپنے اندر پیدا کرنی چاہئے۔ اگر نفسانی لالچ اور اغراض کے لئے کسی کو دکھ دیتے اور عداوت کے سلسلوں کو وسیع کرتے ہیں تو اس سے بڑھ کر خدا تعالیٰ کو ناراض کرنے والی کیا بات ہوگی؟

(ملفوظات جلد ۸ صفحہ ۱۰۳۔۱۰۵)

اللہ نے مشورہ کرنا میری اُمت کیلئے رحمت کا موجب بنایا ہے جو مشورہ کرے گا وہ رحمت حاصل کرے گا اور جو مشورہ نہیں کرے گا وہ ذلت سے بچ نہ سکے گا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے حوالہ سے شوریٰ کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی بصیرت افروز ہدایات

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 25 مارچ 2005 بمقام بیت الفتوح لندن

تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل آیت کریمہ کی تلاوت کی۔

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ

(آل عمران: ۱۶۰)

(ترجمہ پس اللہ کی خاص رحمت کی وجہ سے تو ان کے لئے نرم ہو گیا اور اگر تو تند خو (اور) سخت دل ہوتا تو وہ ضرور تیرے گرد سے دور بھاگ جاتے۔ پس ان سے درگذر کر اور ان کے لئے بخشش کی دعا کر اور (ہر) اہم معاملہ میں ان سے مشورہ کر پس جب تو کوئی فیصلہ کر لے تو پھر اللہ ہی پر توکل کر یقیناً اللہ توکل کرنے والوں سے

بقیہ صفحہ (10) پر ملاحظہ فرمائیں

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

مسیح موعودؑ کے بتائے ہوئے جہاد کی طرف لوٹو

((1))

21 فروری کو ایک طرف برفانی طوفان سے کشمیر میں بستیوں کی بستیاں تباہ ہو رہی تھیں تو دوسری طرف لکھنؤ میں دیوبندی طبقہ کے لوگوں کی طرف سے شیعہ سنی جلوس پر پتھراؤ آگ زنی لوٹ مار اور قتل و غارت کی وارداتیں ہو رہی تھیں جو بعد میں شہر کے کئی حصوں کے علاوہ اردگرد کے علاقوں میں بھی پھیل گئیں اگلے روز اخبارات میں ایک ساتھ ہی یہ تکلیف دہ خبریں پڑھ کر سخت افسوس ہوا ان ہی ایام میں پاکستان میں بھی مختلف جگہوں پر شیعہ سنی فسادات ہوئے بلوچستان میں کوئٹہ سے قریباً 300 کلومیٹر دور ایک مزار پر ایک خودکش حملہ ہوا جس کے نتیجہ میں عرس کے موقعہ پر شریک ہونے والے ہزاروں زائرین میں سے ابتدائی اندازے کے مطابق ساٹھ ستر آدمی ہلاک ہوئے اور سینکڑوں زخمی ہوئے ساتھ ہی ان دنوں میں کراچی اور پنجاب کے بعض علاقوں میں شیعہ سنی اور دیوبندی مولاناؤں کے قتل کی خبریں بھی آئیں اخبارات اور الیکٹرانک میڈیا کے ذریعہ ان سب باتوں کو پڑھ کر اور ان تصاویر کو دیکھ کر یوں لگتا ہے کہ خدا کا قہری ہاتھ مسلمانوں کی اپنی بداعمالیوں کی وجہ سے ان پر عذاب بنکر برس رہا ہے کہیں عرب ممالک اسرائیل کے ظلم وستم اور آپسی انتشار و افتراق کی وجہ سے پریشان ہیں تو کہیں آئے دن فلسطینیوں پر مظالم کے پہاڑ توڑے جا رہے ہیں ایک طرف عراق اور افغانستان پر غیروں کے حملے جاری ہیں تو دوسری طرف بنگلہ دیش اور پاکستان اپنے ہی انتہا پسندوں کا شکار ہے اور اب تو ایران اور شام پر بھی امریکہ اپنے خونی پنجے گاڑنے کی تیاری میں ہے۔

مسلمانوں پر یہ تمام بدقسمتی صرف اور صرف اسلیے آ رہی ہے کہ انہوں نے اسلام کے صحیح اصولوں کو بالائے طاق رکھ دیا ہے ان کے نزدیک غیر تو غیر آپس میں اپنے بھائیوں سے بھی جہاد کرنا جائز ہے ان کے نزدیک کوئی شخص اسلام کو چھوڑ کر دوسرا مذہب قبول کر لینے کے نتیجہ میں واجب القتل ہو جاتا ہے وہ اسقدر افتراق و انشقاق میں آگے بڑھ گئے ہیں کہ اپنے ہی ہم مذہب جب ایک فرقہ کو چھوڑ کر دوسرے فرقہ کو قبول کر لیں تو وہ انہیں بھی واجب القتل سمجھتے ہیں۔ جہاد اور ارتداد کی اس غلط تشریح کا شکار غیر تو کم ہی ہوئے ہیں لیکن زمانہ وسطی سے لیکر اب تک کی مسلم تاریخ ہمیں یہ بتاتی ہے کہ جہاد و ارتداد کے شکنجے میں غیروں کی نسبت مسلمان مسلمانوں کی تلواروں کے زیادہ شکار ہوئے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ آنے والا امام مہدی اور مسیح موعود جہاد سمیت مسلمانوں کے دیگر تمام مسائل کا حل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح تعلیم کی روشنی میں کرے گا۔ چنانچہ احادیث میں آتا ہے کہ امام مہدی اپنی آمد کے بعد جنگ وجدال کے خاتمہ کا حکم دے گا۔ صحیح بخاری میں خاص طور پر اس کے لئے یضع الحرب کے الفاظ آتے ہیں لیکن حیرت یہ ہے کہ مسلمانوں کے اکثر فرقے ایک خونی مہدی کی آمد کی تیاری میں نہ صرف یہ کہ پہلے ہی خونی بن چکے ہیں بلکہ ان کا خون غیروں کی نسبت اپنوں کیلئے زیادہ کھولتا ہے۔

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جب اللہ تعالیٰ نے امام مہدی و مسیح بنا کر مبعوث فرمایا تو آپ نے خدا کے حکم کے مطابق مسلمانوں کو جنگ وجدال کے جہاد سے منع فرمایا آپ نے فرمایا۔

صدق سے میری طرف آؤ اسی میں خیر ہے ہیں درندے ہر طرف میں عافیت کا ہوں حصار

آپ نے مزید فرمایا کہ چونکہ خدا تعالیٰ نے مجھے اس زمانہ میں مسلمانوں اور دیگر اقوام کیلئے امام مہدی اور مسیح موعود بنا کر بھیجا ہے اس لئے خدا کے سکھانے کے نتیجہ میں اسلامی اصولوں کی جو تشریح میں کروں گا وہی قابل قبول ہوگی آپ نے فرمایا کہ اب سے تلوار کے جہاد کا خاتمہ ہو چکا ہے اور نفسوں کے پاک کرنے کا جہاد جاری ہے آپ نے پیشگوئی کرتے ہوئے فرمایا کہ میرے اس حکم کے بعد اب جو بھی مسلمان جہاد کے نام پر جنگ کرنے کیلئے جائے گا وہ کبھی کامیابی کا منہ نہیں دیکھے گا۔ آپ نے آج سے ٹھیک سو سال قبل اپنی کتاب تحفہ گولڑویہ میں دین کیلئے جنگی جہاد کی ممانعت کا فتویٰ ارشاد فرماتے ہوئے فرمایا۔

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال دیں کیلئے حرام ہے اب جنگ اور قتال
اب آگیا مسیح جو دیں کا امام ہے دیں کے تمام جنگوں کا اب اختتام ہے
دشمن ہے وہ خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد منکر نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد
کیوں بھولتے ہو تم یضع الحرب کی خبر کیا یہ نہیں بخاری میں دیکھو تو کھول کر
یہ حکم سن کے بھی جو لڑائی کو جائے گا وہ کافروں سے سخت ہزیمت اٹھائے گا

پھر فرمایا:-

اک معجزہ کے طور سے یہ پیشگوئی ہے کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ 78-77)

عرصہ سو سال سے یہ پیشگوئی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و امام مہدی کی صداقت کو عیاں کرتی چلی آ رہی ہے ہم بلند آواز سے کہتے ہیں کہ اس پیشگوئی کے بعد عرصہ سو سال میں کوئی ایک بھی مثال ایسی نہیں مل سکتی کہ کوئی مسلم ملک یا جتھہ جہاد کے نام پر غیر مسلموں سے لڑنے کیلئے گیا ہو اور فتح و کامرانی اس کو نصیب ہوگئی ہو۔ اگر کوئی ایک مثال بھی ایسی ہو تو پیش کرنی چاہئے۔

دوسری طرف آپ کے انکار کی وجہ سے مسلمان نہ صرف آپس میں ایک دوسرے کیلئے خوفناک ہو گئے بلکہ بیرونی دنیا درندوں کی طرح ان کا شکار کرتی چلی جا رہی ہے۔ کاش مسلمان عافیت کے اس حصار کی قدر کرتے اور جہاد اور ارتداد کی اسی تشریح کو مان لیتے تو آج نہ صرف آپس میں ایک دوسرے سے محفوظ رہتے بلکہ غیروں کے مظالم سے بھی بچ جاتے۔

حیرت کی بات ہے کہ اسرائیل جیسی چھوٹی سی مملکت کے اردگرد کئی امیر عرب ممالک قائم ہیں لیکن آج ان کے پاس جہاد کی وہ طاقت نہیں کہ وہ تعداد میں اپنے سے کمتر دشمن کا مقابلہ کر سکیں۔ عرب اسرائیل جنگ جو 1967 میں ہوئی تھی جس کے بعد اب تک فلسطینیوں کو ان کی زمین دلانا تو درکنار لڑائی میں ملوث ممالک خود اپنی زمین اسرائیل سے چھڑا نہیں سکے۔ اور 1948 میں وجود میں آنے والا اسرائیل صرف 20 سال میں اسقدر طاقتور ہو گیا کہ تمام عرب ممالک جہاد کے نام پر ملکر بھی اس سے مقابلہ نہ کر سکے۔ اور اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ پیشگوئی نہایت شان کے ساتھ پوری ہوئی کہ

یہ حکم سنکر بھی جو لڑائی کو جائے گا وہ کافروں سے سخت ہزیمت اٹھائے گا

اب 37 سال کے بعد عرب ممالک اس رجحان کی طرف آ رہے ہیں کہ وہ ظاہری سامانوں کے ساتھ جہاد کے نام پر کبھی بھی اسرائیل اور اسکے در پردہ اتحادی ممالک سے مقابلہ نہیں کر سکتے۔ چنانچہ ۲۲ اور ۲۳ مارچ کو ہونے والی عرب سربراہ کانفرنس میں بیشتر سربراہوں نے اپنے مؤقف میں واضح تبدیلی کی ہے۔ اور انہوں نے کہا ہے کہ اگر اسرائیل انکے مقبوضہ علاقوں سے دست بردار ہو جائے تو وہ بھی مسائل کو پر امن طریقے پر حل کرنے کے لئے تیار ہیں۔ واضح رہے کہ عرب لیگ کی اس سربراہ کانفرنس میں ۲۲ اراکین میں سے ۱۳ شریک ہوئے۔ کاش پہلے ہی سفارتی طریقوں سے ہی کوششیں کی جاتیں اور جہاد کے جنون سے دور رہا جاتا اور اس جہاد کو چھوڑ کر مسیح موعودؑ کے سکھائے ہوئے جہاد کی طرف توجہ دی جاتی تو یہ صورت حال سامنے نہ آتی۔

یہ ایک خوش آئند بات ہے اور ہم اسکا استقبال کرتے ہیں دوسری طرف یہ بھی خوشی کی بات ہے کہ پاکستان اور افغانستان جیسے جہادی جنون رکھنے والے ممالک بھی اپنے ممالک کے جہادیوں پر نکیل ڈالنے پر مصروف ہیں۔ اگرچہ آج یہ بات امریکہ کے مفادات کی وجہ سے سامنے آ رہی ہے لیکن ہے یہ درست، مسلم ممالک کو سمجھنا چاہئے کہ انہوں نے جہادی جنون بھی امریکہ کے کہنے پر ہی شروع کیا تھا اور اسی کے کہنے پر آج وہ پیچھے بھی ہٹ رہے ہیں۔ لیکن یہ ایک واضح حقیقت ہے کہ جب تک وہ خدا کی طرف سے آنے والے مامور کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اسلام کی صحیح تعلیم پر خدا کی خوشنودی کی خاطر عمل نہیں کرتے وہ بار بار اس دلدل میں گرتے رہیں گے کبھی انہیں غیر اپنے مفادات کی خاطر جہاد میں پھنسا دینگے اور کبھی اپنے مفادات کی خاطر جہاد سے باز رہنے کی دھمکیاں دینگے۔ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ شیعہ اور سنی ایک دوسرے کو کافر او مرتد قرار دے کر ایک دوسرے پر حملوں میں مصروف ہیں تو اسکے مذہبی پہلو پر ہم انشاء اللہ آئندہ گفتگو میں عرض کریں گے۔ (منیر احمد خادم)

خطبہ جمعہ

ہزاروں ہزار درود وسلام ہوں اس پاک نبیؐ پر جس نے خود بھی عبادتوں کے اعلیٰ معیار قائم کئے اور اپنی امت کو بھی اس کی نصیحت فرمائی

(قرآن مجید و احادیث نبویہ کے حوالہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادات کا روح پرور تذکرہ)

(آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بیہودہ اعتراضات کرنے والوں کے جواب دینے کے لئے خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کو خصوصی ٹیمیں تیار کرنے کی ہدایت)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ 18 فروری 2005ء بمطابق 18 تبلیغ 1384 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کررہا ہے

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريک له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-
أما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -
الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلک يوم الدين - إياک نعبد و إياک نستعين -
اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

﴿اِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ وَطْأً وَّاَقْوَمُ قِيْلًا﴾ (سورة المزمل آیت 7)

اس آیت کا ترجمہ ہے کہ رات کا اٹھنا یقیناً نفس کو پاؤں تلے کچلنے کے لئے زیادہ شدید اور قول کے لحاظ سے زیادہ مضبوط ہے۔

یہ وہ قرآنی حکم ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا اور آپؐ نے اس کا حق ادا کر دیا بلکہ دعویٰ سے پہلے بھی، نبوت سے پہلے بھی اللہ تعالیٰ کی تلاش میں اسی طرح اعتکاف کیا کرتے تھے۔ اپنی راتوں کو آرام میں یا کسی شوق میں گزارنے کی بجائے عبادتوں میں گزارتے تھے۔ راتوں کی عبادت جب رات گہری ہو، ہر طرف خاموشی ہو، بندے اور خدا کے درمیان کسی قسم کی روک ڈالنے والی چیز نہ ہو، بندے اور اللہ کے درمیان راز و نیاز میں کوئی چیز روک نہ بنے، اس وقت جو اللہ کی عبادت کرنے والے ہوتے ہیں وہ یقیناً اللہ کا قرب پانے والے اور اس کا پیار حاصل کرنے والے ہوتے ہیں۔ کیونکہ وہ خالصتاً اللہ کے قرب کے لئے یہ عبادت بجالا رہے ہوتے ہیں۔ تبھی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اس طرح رات کو اٹھنا اپنے نفس کو پاؤں تلے کچلنے کے برابر ہے۔ بلکہ یہ شیطان کو ختم کرنے اور اپنے نفس پر قابو پانے کا ایسا زبردست حربہ ہے کہ اس کا مقابلہ کیا ہی نہیں جا سکتا۔ اس وقت کے عہد و پیمان اتنے پکّے اور مضبوط ہوتے ہیں کہ ان کو توڑنا ممکن نہیں ہوتا۔ شیطان کی ملونی اس میں ہو ہی نہیں سکتی۔ گویا اللہ تعالیٰ کا خالص بندہ بننے اور اپنے نفس کو ہلاک کرنے کا اس سے بہتر کوئی ذریعہ نہیں کہ رات کو اٹھ کر عبادت کی جائے۔ اور یہ عبادت کے اعلیٰ معیار ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے بڑھ کر حاصل کئے۔ بلکہ آپؐ کی قوت قدسی نے صحابہ میں اور امت میں بھی راتوں کو عبادت کے لئے اٹھنے والے پیدا کئے۔

جس سورۃ کی آیت میں نے پڑھی ہے اس سورۃ کے آخر میں ہی اللہ تعالیٰ تصدیق فرماتا ہے کہ یقیناً اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ رات کے دو تہائی حصے میں یا آدھے حصے میں یا وقت کے لحاظ سے تیسرے حصے میں تو نے عبادت کے اعلیٰ معیار قائم کر دیئے، حق ادا کر دیئے۔ ان کی اللہ گواہی دیتا ہے۔ بلکہ ان لوگوں کی بھی گواہی دیتا ہے جو آپؐ کے نقش قدم پر چلنے والے ہیں۔ ان حکموں پر عمل کرنے کے لئے بے چین رہتے ہیں۔ تو یہ ہے اللہ تعالیٰ کی گواہی اپنے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کہ جو ہدایت کی گئی تھی کہ عبادت کے لئے اُٹھ اور ان اندھیری راتوں کی دعاؤں میں اپنے آپ کو بھی مضبوط کر اور اپنی امت کے لئے بھی حصار بن جا۔ اس پر نہ صرف پورا اترا بلکہ اعلیٰ ترین معیار قائم کئے، حق ادا کر دیا۔ دوسری جگہ اس کی ایک اس طرح بھی گواہی ملتی ہے۔ فرماتا ہے کہ ﴿اَلَّذِیْ یَرٰکَ حِیْنَ تَقُوْمُ ۝ وَ تَقَلُّبَکَ فِی السّٰجِدِیْنَ ۝﴾ (سورہ الشعراء: 219-220) یعنی جو دیکھ رہا ہوتا ہے۔ جب تو کھڑا ہوتا ہے۔ اور سجدہ کرنے والوں میں تیری بے قراری کو بھی۔ پس جس کو خدا تعالیٰ یہ سند دے دے کہ تمام سجدہ کرنے والوں میں تیرے جیسا بے قرار سجدہ کرنے والا کوئی نہیں۔ جب تو کھڑا ہوتا ہے تو تیرا کھڑا ہونا عبادت کے لئے بھی خدا تعالیٰ کی خاطر ہے، عبادت کے لئے ہے۔ اور جب تیرا سجدہ ہوتا ہے تو وہ بھی خدا اور صرف خدا کے لئے ہے۔ اس کے آگے جھکنے کے لئے ہے۔ اس کا رحم حاصل کرنے کے لئے ہے۔ اپنے لئے بھی اور اپنی امت کے لئے بھی۔ تو ایسے شخص کے بارے میں کون کہہ سکتا ہے کہ وہ دنیاوی لذات کے پیچھے چلنے والا تھا یا ہو سکتا ہے۔

لیکن دنیا میں ایسے لوگ پیدا ہوتے آئے ہیں اور آج کل بھی ایسے پیدا ہو رہے ہیں جو اسلام دشمنی میں خود یا نام نہاد مسلمانوں کو خرید کر، لالچ دے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر گھٹیا اور بیہودہ الزام لگاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو وہ جاہل، اُجڈ اور مشرک لوگ، اس عظیم نبی کی قوت قدسی اور دعاؤں کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے عبادت گزار بندے بنتے نظر نہیں آتے۔ لیکن جو لوگ بغض اور کینے اور دشمنی میں اس حد تک چلے جائیں جن کی انصاف اور دین کی آنکھ کام نہ کرتی ہو، اس لحاظ سے بالکل اندھے ہوں، جن کے دل سیاہ ہوں جو خود غلاظت میں پڑے ہوئے ہوں۔ وہ جب بھی دیکھیں گے، اپنی اسی نظر سے دیکھیں گے۔ وہ جب بھی دیکھیں گے ان کو اپنا اندرونہ ہی نظر آ رہا ہوگا۔ اور صاف اور شفاف شیشہ وہی کچھ دکھاتا ہے جیسی کسی کی شکل ہو، جیسا کسی کا رنگ ہو۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے شفاف آئینے میں یہ لوگ جب دیکھیں گے تو ان کو اصل میں تو اپنا آپ نظر آ رہا ہوگا۔ نہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر، آپؐ کا حسین چہرہ۔ آپ کا حسین چہرہ دیکھنے کے لئے تو پاک دل ہونا ضروری ہے۔ انصاف کے تقاضے پورے کرنے ضروری ہیں۔ خدا کا خوف ضروری ہے، دلوں کے زنگ دور ہونے ضروری ہیں، پھر اس حسین چہرے کی پہچان ہو سکتی ہے۔ بہرحال جیسا کہ میں نے کہا ایسے لوگ جو اسلام کو یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نعوذ باللہ اپنے زعم میں بدنام کرنے کے لئے مختلف حربے استعمال کرتے ہیں۔ اور ایسی ایسی بیہودہ گوئیاں کر رہے ہوتے ہیں جنہیں کوئی بھی شریف آدمی پسندیدگی کی نظر سے نہیں دیکھ سکتا۔ اور یہ لوگ اپنے زعم میں بڑے پڑھے لکھے ہونے اور آزاد خیال ہونے کا اظہار کر رہے ہوتے ہیں۔ دنیا کے سامنے اپنے خیال میں

السلام اور بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں حقائق بیان کر رہے ہوتے ہیں۔ اصل میں یہ ایسے لوگ ہیں جن کا اپنا چہرہ ان بیہودہ گوئیوں سے ظاہر ہو رہا ہوتا ہے۔ بہر حال ایسے لوگوں میں سے یہاں آج کل ایک صاحب نے پچھلے دنوں مضمون لکھا تھا، جرنلسٹ ہیں چارلس مور (Charles Moore)۔ استہزاء کے رنگ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت عائشہؓ سے شادی کے بارے میں لکھا۔ لیکن بے چارہ اپنے کینے کی وجہ سے، دل میں جو بغض بھرا ہوا تھا اس کی وجہ سے بالکل ہی اندھا ہو گیا ہے۔ یہ ثابت کرنے کی کوشش کر رہا ہے کہ نعوذ باللہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوٹی عمر کی بچیوں سے کوئی دلچسپی تھی۔ حالانکہ جس کتاب کا حوالہ دے کر اس نے اپنی بات کی ہے، راجرسن (Barnaby Rogerson) کی کتاب ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پہ۔ اس نے واضح طور پر لکھا ہے کہ رخصتانہ حضرت عائشہؓ کا بلوغت کی عمر کو پہنچنے کے بعد ہوا تھا۔ پھر اس اندھے کو یہ بھی نظر نہیں آیا کہ آپؐ کی پہلی شادی کس عمر میں ہوئی جو جوانی کی عمر تھی۔ پھر یہ نظر نہیں آیا کہ آپؐ کی تمام دوسری بیویاں بڑی عمر کی تھیں۔ جب انسان اندھا ہو جائے تو تاریخ کو بھی توڑ مروڑ کر پیش کرتا ہے۔ جب بغض اور کینے بڑھ جائیں تو حق بات کہنے کی طرف توجہ نہیں ہوتی۔ بہر حال اس بحث کو میں اس وقت نہیں لے رہا۔ اس وقت میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ جس کام کا اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو حکم دیا تھا کہ میری عبادت کرو اور میرے عبادت گزار پیدا کرو۔ صرف اسی کام سے آپؐ کو دلچسپی تھی اور اسی کے اعلیٰ معیار قائم کر کے دکھانے پر اللہ تعالیٰ نے گواہی بھی دی ہے۔ تو بہر حال جیسا کہ میں نے کہا مور (Moore) کی ان بیہودہ گوئیوں کا اس وقت جواب نہیں دے رہا۔ لیکن حقائق اور واقعات اور تاریخ کو سامنے رکھ کر یہ بتانا چاہتا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اگر کوئی دلچسپی تھی تو اپنے پیدا کرنے والے خدا سے تھی اور نہ صرف دلچسپی تھی بلکہ عشق تھا۔ اور ایسا عشق تھا جو کسی عشق کی داستان میں نہیں مل سکتا۔ اگر کوئی خواہش تھی تو صرف یہ کہ میرا جسم، میری جان، میری روح اللہ تعالیٰ کے در پر پڑی رہے۔ اور اس کی راہ میں قربان ہوتی رہے۔ جوانی کے دنوں میں بھی آپؐ کو عورتوں یا لہو ولعب یا کھیل کود سے کوئی دلچسپی نہیں تھی۔ اس وقت بھی ایک خدا کی تلاش میں، اس کی محبت میں، گھر بار چھوڑ کر بیوی بچے چھوڑ کر میلوں دور ایک غار میں جا کر عبادت کیا کرتے تھے تاکہ کوئی بھی وہاں آ کے ڈسٹرب (Disturb) کرنے والا نہ ہو۔ کیا دنیا سے دلچسپی رکھنے والا یا دنیا کی چیزوں سے دلچسپی رکھنے والا، دنیا کی چیزوں پر منہ مارنے والا اس طرح کے عمل دکھایا کرتا ہے؟ اور یہ ایسی چیز ہے جس سے مخالفین بھی اپنی کتابوں میں انکار نہیں کر سکے، چاہے نتیجے اپنی مرضی کے جو بھی نکالیں۔ لیکن حقائق سے انکار نہیں ہو سکتا۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ”ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خلوت اور تنہائی کو ہی پسند کرتے تھے۔ آپؐ عبادت کرنے کے لئے لوگوں سے دور تنہائی کی غار میں جو غار حرا تھی چلے جاتے تھے۔ یہ غار اس قدر خوفناک تھی کہ کوئی انسان اس میں جانے کی جرأت نہ کر سکتا تھا۔ لیکن آپ نے اس کو اس لئے پسند کیا ہوا تھا کہ وہاں کوئی ڈر کے مارے بھی نہ پہنچے گا۔ آپؐ بالکل تنہائی چاہتے تھے۔ شہرت کو ہرگز پسند نہیں کرتے تھے۔ مگر خدا تعالیٰ کا حکم ہوا ﴿یٰٓاَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ﴾ (سورہ المدثر 2-3:) اس حکم میں ایک جبر معلوم ہوتا ہے اور اسی لئے جبر سے حکم دیا گیا کہ آپ تنہائی کو جو آپ کو بہت پسند تھی اب چھوڑ دیں“۔ (ملفوظات جلد 4 صفحہ 34۔ جدید ایڈیشن)

تو اس تنہائی کو چھوڑنا اور اس کو چھوڑ کر دنیا کے سامنے آنا اور اپنے محبوب کا پیغام دنیا کو پہنچانا یہ بھی اس لئے تھا کہ حکم ہوا تھا کہ یہ کرو۔ نہ کہ اپنی کوئی خواہش کو پورا کرنے کے لئے۔

ایک روایت میں آتا ہے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں کہ:

”حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بعثت سے قبل تن تنہا کچھ زادراہ ساتھ لے کر اکیلے چلے جاتے تھے۔ کچھ کھانے پینے کی چیزیں لے کر، حرا نامی غار میں جا کر معتکف ہو کر عبادت کیا کرتے تھے۔ وہاں آپ کئی کئی راتیں عبادت میں گزارتے اور پھر جب زادہ راہ ختم ہو جاتا تو آپؐ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس واپس آتے اور مزید زادراہ ساتھ لے لیتے اور پھر تنہائی میں جا کر اللہ کو یاد کرنے لگتے“۔

(بخاری کتاب بدء الوحی)

مسلسل کئی کئی دن یہ عمل جاری رہتا تھا۔ ہر وقت یہ فکر ہوتی تھی اور اس کوشش میں ہوتے تھے کہ میں اپنے محبوب اللہ سے راز و نیاز کی باتیں کروں۔ جیسا کہ ذکر آ چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے آپؐ نے جب تبلیغ شروع کی تو خانہ کعبہ میں کی۔ عبادت کے لئے بعض دفعہ تشریف لایا کرتے تھے اور کفار مکہ کو بڑا سخت ناگوار گزرتا تھا کہ یہاں آ کر اس طرح اپنے طریقے سے عبادت کریں۔ اور وہ آپ کو اس عبادت کرنے سے روکنے کے لئے مختلف حیلے اور کوششیں بھی کیا کرتے تھے۔ لیکن آپؐ کو جو خدائے واحد سے عشق تھا وہ ان روکوں اور مخالفتوں سے ختم نہیں ہو سکتا تھا۔ اس مخالفت کے ایک واقعہ کا یوں ذکر بھی ملتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ: ”نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ کے پاس نماز پڑھ رہے تھے اس وقت ابوجہل اور اس کے ساتھی وہاں بیٹھے ہوئے تھے۔ اس دوران اُن میں سے کسی نے کہا تم میں سے کون فلاں لوگوں کی اونٹنی کی بچہ دانی لائے گا تاکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیٹھ پر جبکہ وہ سجدے میں ہوں رکھے۔ چنانچہ ان لوگوں میں سے بدبخت ترین شخص اٹھا اور اونٹنی کی بچہ دانی اٹھا لایا اور وہ اس وقت کا انتظار کرتا رہا جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں ہوں۔ پھر جونہی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا اس نے وہ بچہ دانی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیٹھ پر آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان رکھ دی۔ راوی کہتے ہیں کہ میں ان کو یہ سب کچھ کرتے دیکھتا رہا مگر میں کچھ کر نہیں سکتا تھا۔ کاش مجھ میں ان کو روکنے کی طاقت ہوتی۔ پھر وہ لوگ ایسا کرنے کے بعد ہنستے ہوئے ایک دوسرے پر گرنے لگے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل سجدے میں رہے۔ آپؐ اپنا سر نہیں اٹھا رہے تھے۔ یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فاطمہؓ آئیں اور انہوں نے اس بچہ دانی کو آپؐ کی کمر سے اتارا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر اٹھایا۔ پھر آپؐ نے تین مرتبہ کہا اے اللہ! ان قریش کو تو ہی سنبھال اور یہ بددعا بھی ان پر بڑی گراں گزری۔ کیونکہ وہ جانتے تھے کہ حضورؐ کی دعا قبول ہوتی ہے۔ پھر آپؐ نے نام لے لے کر دعا کی کہ اے اللہ! میں تجھ سے ابوجہل، عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، ولید بن عقبہ، امیہ بن خلف، عقبہ بن ابی معیط پر گرفت کرنے کی درخواست کرتا ہوں۔ تو راوی کہتے ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ساتویں آدمی کا بھی نام لیا تھا مجھے یاد نہیں رہا۔ لیکن بہر حال راوی کی روایت یہ ہے کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ میں نے ان لوگوں کو جنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دعا میں گنا تھا بدر کے گڑھے میں قتل ہونے کے بعد گرے ہوئے دیکھا“۔

(بخاری کتاب الوضوء۔ باب اذا القیٰ علی ظہر المصلی ......)

تو یہ قبولیت دعا کے نظارے اللہ کا پیارا ہی دکھا سکتا ہے۔ کیا کوئی دنیاوی دلچسپیوں میں ڈوبا ہوا یہ نظارے دکھا سکتا ہے؟ تھوڑے ہی عرصہ میں سب کچھ پورا ہوتا ہوا نظر آیا۔

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود اپنی دلی خواہش کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: ”اللہ نے ہر نبی کی ایک خواہش رکھی ہوتی ہے اور میری دلی خواہش رات کی عبادت ہے“۔

(المعجم الکبیر للطبرانی۔ جلد 12 صفحہ 84)

پھر ہم دیکھتے ہیں کہ اس رات کی عبادت میں بھی وہ اعلیٰ معیار قائم کئے جن کی مثال نہیں مل سکتی۔ اس بارے حضرت عائشہؓ کی گواہی ہے۔ رسولؐ اللہ کی نماز یعنی تہجد کی نماز کی کیفیت جب آپؓ سے پوچھی گئی تو فرمایا کہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم رمضان یا اس کے علاوہ دنوں میں گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہ پڑھتے تھے مگر وہ اتنی لمبی اور پیاری اور حسین نماز ہوا کرتی تھی کہ اس نماز کی لمبائی اور حسن و خوبی کے متعلق مت پوچھو۔ یعنی میرے پاس وہ الفاظ نہیں جن سے میں آپؐ کی اس خوبصورت عبادت کا نقشہ کھینچ سکوں۔

(بخاری کتاب الجمعہ۔ باب قیام النبی بلیلٍ فی رمضان)

ایک روایت میں آتا ہے مطرف اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اس وقت شدت گریہ وزاری کے باعث آپؐ کے سینے سے ایسی آواز آ رہی تھی جیسے چکی کے چلنے کی آواز ہوتی ہے۔

(سنن ابی داؤد کتاب الصلوٰۃ باب بکاء فی الصلوٰۃ)

ایک دوسری روایت میں یہ آتا ہے کہ: آپؐ کے سینے سے ایسی آواز اٹھ رہی تھی جیسے ہنڈیا کے ابلنے کی آواز ہوتی ہے۔(سنن نسائی کتاب السھو ۔باب البکاء فی الصلوٰۃ)

حضرت عوف بن مالک اشجعی کہتے ہیں کہ: ایک رات مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رات کو عبادت کی توفیق ملی۔آپؐ نے پہلے سورۃ بقرہ پڑھی۔آپؐ کسی رحمت کی آیت سے نہیں گزرتے تھے مگر وہاں رک کر دعا کرتے اور آپؐ کسی عذاب کی آیت سے نہیں گزرے مگر رک کر پناہ مانگی۔پھر قیام کے برابر آپؐ نے رکوع فرمایا۔یعنی جتنی دیر کھڑے تھے، تلاوت کی اتنی ہی دیر رکوع کیا، جس میں تسبیح وتحمید کرتے رہے۔ پھر قیام کے برابر سجدہ کیا۔سجدے میں بھی یہی تسبیح دعا پڑھتے رہے۔پھر کھڑے ہوکر آل عمران پڑھی ۔پھر اس کے بعد ہر رکعت میں ایک ایک سورۃ پڑھتے رہے۔

(ابو دؤد ۔کتاب الصلوٰۃ ۔باب فی الدعاء ما یقول الرجل فی رکوعه و سجوده)

تو یہ رک رک کر، سمجھ کر، رحمت اور عذاب کے موقعوں پر دعا کرکے، پناہ مانگ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اس طرح غور کرنا اور پناہ مانگنا، یہ رکنا یہ غور بھی کوئی معمولی نہیں ہوتا تھا۔یہ دعائیں بھی اور یہ غور بھی بہت اعلیٰ معیار کا تھا جس تک انسان کی شاید سوچ بھی پہنچنی بہت مشکل ہو۔تبھی تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا ہے کہ ان کی نمازوں کے حسن کے بارے میں مجھ سے نہ پوچھو وہ بیان ہی نہیں کی جاسکتیں۔

پھر حضرت حذیفہؓ بن یمان فرماتے ہیں۔ ان کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے راز دان صحابی تھے۔ایک رات رسولؐ اللہ کے ساتھ نماز ادا کی جب نماز شروع کی تو آپ نے کہا اَللّٰهُ اَكْبَرْ ذُوْالْمَلَكُوْتِ وَالْجَبَرُوْتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظْمَةِ۔ یعنی اللہ بڑا ہے جو اقتدار اور سطوت کبریائی اور عظمت والا ہے۔پھر آپؐ نے سورۃ بقرہ مکمل پڑھی۔پھر رکوع فرمایا جو قیام کے برابر تھا۔پھر رکوع کے برابر کھڑے ہوئے۔پھر سجدہ کیا جو کہ قیام کے برابر تھا۔پھر دونوں سجدوں کے درمیان رَبِّ اغْفِرْلِیْ، رَبِّ اغْفِرْلِیْ میرے رب مجھے بخش دے، میرے رب مجھے بخش دے کہتے ہوئے اتنی دیر بیٹھے جتنی دیر سجدہ کیا تھا۔پھر دوسری رکعتوں میں آپؐ نے آل عمران، نساء، مائدہ، انعام وغیرہ طویل سورتیں پڑھیں۔ (ابو داؤد ۔کتاب الصلوٰۃ ۔باب ما یقول الرجل فی رکوعه و سجوده)

تو دیکھیں یہ تھے آپؐ کی عبادتوں کے معیار۔اس لئے روایتوں میں آتا ہے کہ: بعض دفعہ کھڑے کھڑے آپؐ کے پاؤں سوج جایا کرتے تھے۔چنانچہ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اتنی لمبی نماز ادا فرمایا کرتے تھے کہ آپؐ کے پاؤں متورم ہوکر پھٹ جاتے تھے۔ایک دفعہ میں نے آپؐ سے عرض کی اے اللہ کے رسول! آپؐ کیوں اتنی تکلیف اٹھاتے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کے اگلے پچھلے تمام قصور معاف فرمادیئے ہیں۔تو آپؐ نے فرمایا اَفَلَا اُحِبُّ اَنْ اَكُوْنَ عَبْدًا شَكُوْرًا۔کیا میں یہ نہ چاہوں کہ میں اللہ کا شکر گزار بندہ بنوں۔ (بخاری کتاب لتفسیر ۔سورہ الفتح)

پھر ام المومنین حضرت سوداءؓ کی ایک روایت ہے۔نہایت سادہ مزاج اور نیک خاتون تھیں۔ایک رات انہوں نے بھی اپنی باری میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز تہجد ادا کرنے کا ارادہ کیا۔اور حضورؐ کے ساتھ جاکر نماز میں شامل ہوئیں۔پتہ نہیں کتنی دیر نماز ساتھ وہ پڑھ سکیں لیکن بہرحال اپنی سادگی میں دن کے وقت انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس لمبی نماز پہ جو تبصرہ کیا اس سے حضورؐ بہت محظوظ ہوئے۔کہنے لگیں یارسول اللہ رات آپ نے اتنا لمبا رکوع کروایا کہ مجھے تو لگتا تھا جیسے جھکے جھکے کہیں میری نکسیر نہ پھوٹ پڑے۔ (الاصابه فی تمییز الصحابه جلد 7صفحه 721)

پھر ایک روایت میں آتا ہے عطاء روایت کرتے ہیں کہ: ایک مرتبہ میں ابن عمرؓ اور عبید اللہ بن عمرؓ کے ساتھ حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوا۔اور میں نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے عرض کی کہ مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی عجیب ترین بات بتایئے جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دیکھی ہو۔اس پر حضرت عائشہؓ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی یاد سے بیتاب ہوکر رو پڑیں اور کہنے لگیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر ادا ہی نرالی ہوتی تھی۔ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات میرے پاس تشریف لائے۔میرے ساتھ میرے بستر میں لیٹے پھر آپؐ نے فرمایا اے عائشہ! کیا آج کی رات تو مجھے اجازت دیتی ہے کہ میں اپنے رب کی عبادت کرلوں۔میں نے کہا خدا کی قسم! مجھے تو آپؐ کی خواہش کا احترام ہے اور آپ کا قرب پسند ہے۔میری طرف سے آپ کو اجازت ہے۔تب آپ اٹھے اور مشکیزہ سے وضو کیا۔نماز کے لئے کھڑے ہوگئے اور نماز میں اس قدر روئے کہ آپ کے آنسو آپ کے سینہ پر گرنے لگے۔نماز کے بعد آپ دائیں طرف ٹیک لگا کر اس طرح بیٹھ گئے کہ آپؐ کا دایاں ہاتھ آپؐ کے دائیں رخسار پر تھا۔آپؐ نے پھر رونا شروع کردیا۔یہاں تک کہ آپ کے آنسو زمین پر ٹپکنے لگے۔آپؐ اسی حالت میں تھے کہ فجر کی اذان دینے کے بعد بلال آئے جب انہوں نے آپ کو اس طرح گریہ وزاری کرتے ہوئے دیکھا تو کہنے لگے یارسول اللہ! آپ اتنا کیوں روتے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ آپ کے گزشتہ اور آئندہ ہونے والے سارے گناہ بخش چکا ہے۔اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔ (تفسیر روح البیان زیر تفسیر سورہ آل عمران آیت 191-192)

اب مور صاحب (Moore) کیا کہتے ہیں؟ جس بیوی سے شادی کے بارے میں مور (Moore) نے ذہن کا گند نکالا ہے اس کی گواہی یہ ہے کہ مجھے چھوڑ کر اللہ کے حضور گریہ وزاری کرنے کے لئے حاضر ہوگئے۔اور یہ کوئی ایک دو دفعہ کی بات نہیں ہے۔اکثر ایسے واقعات ہوا کرتے تھے۔بلکہ ہر روز ہر بیوی کے ہاں یہ نظارے نظر آئیں گے۔اب دیکھیں حضرت عائشہؓ کی باری بھی آتی ہے۔جب نو بیویاں تھیں تو نو دن کے بعد آتی ہوگی۔آپؐ کی لاڈلی بیوی بھی ہیں۔اس میں بھی کوئی شک نہیں۔لیکن لاڈلی بھی اس لئے ہیں کہ اس بیوی کے گھر سب سے زیادہ وحی آپؐ پر نازل ہوئی اللہ تعالیٰ کا کلام اترا ہے۔تو یہاں بھی لاڈ اور پیار کا معیار اللہ تعالیٰ کی ذات ہی ہے۔تو نو دن کے بعد جب اس بیوی کے پاس آتے ہیں تو فرماتے ہیں کہ دل بے چین ہے، مجھے خدا کی عبادت کرنے دو۔اور پھر ساری رات گڑگڑا کر زمین کو تر کرتے رہتے ہیں۔روتے ہوئے دعائیں کرتے ہوئے گزری۔اس رب کی شکر گزاری کرتے ہیں جس نے اتنے احسانات کئے ہیں۔کیا کوئی دنیادار آدمی ایسے عمل کرسکتا ہے؟ لیکن دنیاداروں کے، اندھوں کے یہ معیار ہی نہیں۔ان کے تو معیار ہی اور ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔"خدا تعالیٰ تو اپنے بندوں کی صفت میں فرماتا ہے ﴿وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّ قِيَامًا﴾ (سورہ الفرقان:65) کہ وہ اپنے رب کے لئے تمام رات سجدہ اور قیام میں گزارتے ہیں۔اب دیکھو رات دن بیویوں میں غرق رہنے والا خدا تعالیٰ کے منشاء کے موافق رات کیسے عبادت میں کاٹ سکتا ہے۔وہ بیویاں کیا کرتا ہے گویا خدا کے لئے شریک پیدا کرتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نو بیویاں تھیں اور باوجود ان کے آپ ساری ساری رات خدا تعالیٰ کی عبادت میں گزارتے تھے۔ایک رات آپ کی باری عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھی، کچھ حصہ رات کا گزر گیا تو حضرت عائشہؓ کی آنکھ کھلی۔دیکھا کہ آپؐ موجود نہیں۔اسے شبہ ہوا کہ شاید آپ کسی اور بیوی کے ہاں گئے ہوں۔اس نے اٹھ کر ہر ایک گھر میں تلاش کیا مگر آپؐ نہ ملے۔آخر دیکھا کہ آپؐ قبرستان میں ہیں اور سجدے میں رو رہے ہیں۔اب دیکھو کہ آپ زندہ اور چہیتی بیوی کو چھوڑ کر مردوں کی جگہ قبرستان میں گئے اور روتے رہے۔تو کیا آپؐ کی بیویاں حظ نفس یا اتباع شہوت کے ہی بناپر ہوسکتی ہیں"۔

(ملفوظات جلد 4صفحه 50-51 جدید ایڈیشن)

لیکن اعتراض کرنے والوں کو یہ چیز کبھی نظر نہیں آئے گی۔

یہ واقعہ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں بیان ہوا ہے اس کی تفصیل حضرت عائشہؓ یوں بیان فرماتی ہیں: ایک رات حضورؐ میرے پاس تشریف لائے۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم سونے کے لئے لیٹے مگر سوئے نہیں۔اٹھ بیٹھے اور کپڑا اوڑھ لیا۔حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میرے دل میں سخت

J. K. JEWELLERS
KASHMIR JEWELLERS
Shivala Chowk Qadian (INDIA)
جے کے جیولرز
کشمیر جیولرز
Mfrs & Suppliers of :
GOLD & DIAMOND JEWELLERY
Lucky Stones are Available hear
چاندی و سونے کی انگوٹھیاں
خاص احمدی احباب کیلئے
الیس اللہ بکاف عبدہ
Ph. 01872-221672,(S) 220260 (R) Mobile: 9814758900 E-mail:
kashmirsons@yahoo.co.in

غیرت پیدا ہوئی۔ میں نے خیال کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم شاید میری کسی سوکن کے ہاں تشریف لے جا رہے ہیں۔ تو کہتی ہیں کہ میں آپ کے تعاقب میں گئی تو میں نے آپؐ کو بقیع قبرستان میں دیکھا۔ آپؐ مومن مردوں، عورتوں اور شہداء کے لئے مغفرت طلب کر رہے تھے۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں میں نے اپنے دل میں کہا میرے ماں باپ آپؐ پر قربان۔ آپؐ اپنے رب کی طلب میں لگے ہوئے ہیں۔ اور میں دنیا کے خیالات میں ہوں۔ کہتی ہیں میں جلدی جلدی وہاں سے واپس آگئی۔ کچھ دیر کے بعد حضور بھی میرے پاس تشریف لے آئے جبکہ ابھی تیز چلنے کی وجہ سے میرا سانس پھولا ہوا تھا۔ تو حضورؐ نے دریافت کیا کہ اے عائشہ! تیرا سانس کیوں پھولا ہوا ہے؟ تو میں نے حضور کو ساری بات بتائی۔ اس پر آپ نے فرمایا اے عائشہ! کیا تجھے اس بات کا ڈر ہے کہ اللہ اور اس کا رسول تیری حق تلفی کریں گے۔ اصل بات یہ ہے کہ جبریل میرے پاس آئے اور کہا کہ یہ نصف شعبان کی رات ہے اس رات میں اللہ تعالیٰ ایک بھیڑ کے بالوں کی تعداد کے برابر لوگوں کو آگ سے نجات بخشتا ہے۔ یعنی کثرت سے نجات بخشتا ہے۔ اس رات میں اللہ تعالیٰ نہ کسی مشرک پر نظر کرتا ہے اور نہ کسی کینہ پرور پر۔ نہ قطع رحمی کرنے والے پر اور نہ تکبر سے کپڑے لٹکانے والے پر۔ اور نہ والدین کی نافرمانی کرنے والے پر اور نہ کسی شراب خور پر۔ تو حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ حضورؐ نے جو چادر اوڑھ رکھی تھی وہ اتاری اور مجھے فرمایا کہ اے عائشہ! کیا تو مجھے اجازت دیتی ہے کہ میں آج کی باقی رات بھی عبادت میں گزاروں۔ میں نے کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان۔ ضرور۔ تب حضور نے نماز شروع کی اور اتنا لمبا سجدہ کیا کہ مجھے وہم ہوا کہ شاید آپؐ کا دم نکل گیا ہے۔ کہتی ہیں: میں نے ٹٹول کر آپ کے پاؤں کو چھوا تو آپ کے پاؤں میں حرکت پیدا ہوئی۔ میں نے آپ کو سجدے میں دعائیں کرتے سنا۔ صبح حضورؐ نے فرمایا کہ جو دعائیں میں رات سجدے میں کر رہا تھا وہ جبریل نے مجھے سکھائی تھیں اور مجھے حکم دیا تھا کہ میں سجدوں میں ان کو بار بار دہراؤں۔

(تفسیر الدر المنثور جلد 6صفحہ 27)

اب بتائے کوئی کہ کیا اس محسن انسانیت جیسا کوئی اور ہے جو ساری ساری رات اپنے رب کے حضور لوگوں کے لئے مغفرت مانگتے ہی گزار دیتا ہے، بخشش مانگتے ہی گزار دیتا ہے۔ اپنے رب کے عشق میں سرشار ہے اور اس کی مخلوق کی ہمدردی نے بھی بے چین کر دیا ہے۔ اپنی رات کی نیند کی بھی کوئی پرواہ نہیں ہے اپنی سب سے چہیتی بیوی کے قرب کی بھی کوئی اہمیت نہیں ہے۔ خواہش ہے تو صرف یہ کہ میرا اللہ مجھ سے راضی ہو جائے اور اس کی مخلوق عذاب سے بچ جائے۔ کیا ایسے شخص کے بارے میں کوئی کہہ سکتا ہے۔ کہ وہ نعوذ باللہ دنیا کی رنگینیوں میں ملوث تھا۔ آپ کی راتیں کس طرح گزرتی تھیں اس کی ایک اور گواہی دیکھیں۔

حضرت ام سلمیٰؓ فرماتی ہیں کہ آپؐ کچھ دیر سوتے پھر کچھ دیر اٹھ کر نماز میں مصروف ہوتے۔ پھر سو جاتے، پھر اٹھ بیٹھتے اور نماز ادا کرتے۔ غرض صبح تک یہی حالت جاری رہتی۔

(بخاری کتاب التفسیر ۔باب یغفر ک اللہ)

حضرت عائشہؓ کی ایک اور روایت ہے کہ ایک رات میری باری میں باہر تشریف لے گئے۔ کیا دیکھتی ہوں کہ ایک کپڑے کی طرح زمین پر پڑے ہیں اور کہہ رہے ہیں سَجَدَ لَکَ سَوَادِیْ وَ خَیَالِیْ وَاٰمَنَ لَکَ فُؤَادِیْ۔ رَبِّ ھٰذِہٖ یَدَایَ وَ مَا جَنَیْتُ بِھَا عَلٰی نَفْسِیْ۔ یَا عَظِیْمًا یُرْجٰی لِکُلِّ عَظِیْمٍ اِغْفِرِ الذَّنْبَ الْعَظِیْمَ۔ کہ اے اللہ! تیرے لئے میرے جسم وجان سجدے میں ہیں میرا دل تجھ پر ایمان لاتا ہے۔ اے میرے رب! یہ میرے دونوں ہاتھ تیرے سامنے پھیلے ہیں اور جو کچھ میں نے ان کے ساتھ اپنی جان پر ظلم کیا وہ بھی تیرے سامنے ہے۔ اے عظیم! جس سے ہر عظیم بات کی امید کی جاتی ہے، عظیم گناہوں کو تو بخش دے۔ پھر فرمایا کہ اے عائشہ! جبریل نے مجھے یہ الفاظ پڑھنے کے لئے کہا ہے۔ تم بھی اپنے سجدوں میں یہ پڑھا کرو۔ جو شخص یہ کلمات پڑھے سجدے سے سر اٹھانے سے پہلے بخشا جاتا ہے۔

(مجمع الزوائد ہیثمی جلد 2صفحہ 128مطبوعہ بیروت)

آپؐ کو یہ کسی طرح گوارا نہیں تھا کہ آرام دہ بستر پر سوئیں اور گہری نیند ہو جو اللہ کی یاد سے غافل کر دے۔ حضرت حفصہؓ روایت کرتی ہیں کہ: ایک رات انہوں نے بستر کی چادر کی چار تہیں کر دیں، ذرا نرم ہو گیا۔ تو صبح آپ نے فرمایا رات تم نے کیا بچھایا تھا۔ اسے اکہرا کر دو یعنی ایک رہنے دو۔ اس نے مجھے نماز سے روک دیا۔ (الشمائل النبویہ ۔الترمذی باب ما جاء فی فراش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) شاید کچھ دیر کے لئے گہری نیند آ گئی ہو گی۔ اور آپؐ کو یہ گوارا نہ تھا کہ ذرا دیر کے لئے بھی اللہ سے غافل ہوں۔

حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ: جب بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیماری یا کسی اور وجہ سے رات کی جب آپ کی تہجد رہ جاتی تھی تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم دن کو بارہ رکعتیں نوافل ادا کیا کرتے تھے۔

(صحیح مسلم جلد 1صفحہ 515)

خدا کی عبادت کے سامنے آپؐ نے اپنی صحت کی بھی کبھی پرواہ نہیں کی۔ چنانچہ ایک روایت میں آتا ہے۔ حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ: ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ بیمار تھے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! آج بیماری کا اثر آپ پر نمایاں ہے۔ فرمانے لگے اس کمزوری کے باوجود آج رات میں نے نماز تہجد میں طویل سورتیں پڑھی ہیں۔

(الوفاء باحوال المصطفیٰ للجوزی صفحہ 511۔بیروت)

اپنی امت کو بھی، اپنے صحابہ کو بھی آپ نے اپنے نمونے سے یہی نصیحت فرمائی کہ خدا کی عبادت سے کبھی غافل نہ ہونا اور خاص طور پر تہجد کی نماز پر توجہ فرماتے تھے۔

حضرت عبداللہ ابن ابی قیس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ: قیام اللیل مت چھوڑنا اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں چھوڑتے تھے۔ اور جب آپ بیمار ہو جاتے، جسم میں سستی محسوس کرتے تو بیٹھ کر تہجد کی نماز پڑھتے۔ (سنن ابی داؤد ۔الترغیب و الترھیب)

تو اس میں اتنی باقاعدگی تھی اور یہ نصیحت بھی تھی۔ تبھی تو حضرت عائشہؓ نے یہ نصیحت آگے چلائی ہے۔ آپ کی خواہش کی تھی کہ میرے ماننے والے بھی اسی طرح نمازوں اور تہجد میں باقاعدگی اختیار کریں۔

حضرت کعب بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ دن کے وقت سفر سے واپس تشریف لاتے اور سب سے پہلے مسجد تشریف لے جاتے۔ وہاں دو رکعت نفل ادا کرتے پھر کچھ دیر وہاں بیٹھتے۔ (صحیح مسلم ۔باب استحباب الرکعتین فی المسجد لمن قدم من سفر اول قدومہ)

اب عام آدمی ہو تو سفر سے واپس آ کر یہ ہوتا ہے کہ سیدھے گھر پہنچیں، بیوی بچوں سے ملنے کی خواہش ہوتی ہے۔ اپنے سفر کی تکان اتارنے کی خواہش ہوتی ہے۔ لیکن ہمارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریق کیا ہے کہ آپ واپسی پر پہلے اپنے رب کے حضور حاضر ہوتے ہیں۔ اس کا شکر بجالاتے ہیں۔ اس کا رحم اور فضل مانگتے ہیں۔ اور پھر دوسرے کام کرتے ہیں یا گھر جاتے ہیں۔ جنگ احد میں بھی مسلمانوں کو کیسی خطرناک اور خوفناک صورتحال کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی زخمی ہوئے تھے لیکن یہ چیز آپ کی عبادت کے رستے میں روک نہیں بن سکی۔ آپ کی عبادت کے رستے میں حائل نہیں ہو سکی۔

ایک روایت میں آتا ہے: غزوہ احد کی شام جب لوہے کے خود کی کڑیاں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے داہنے رخسار میں ٹوٹ جانے کی وجہ سے آپؐ کا بہت سا خون بہہ چکا تھا۔ کلے پر لگنے کی وجہ سے خون بہہ چکا تھا۔ آپؐ زخموں سے نڈھال تھے۔ علاوہ ازیں 70 صحابہ کی شہادت کا زخم اس سے کہیں بڑھ کر اعصاب شکن تھا۔ اس روز بھی آپ بلالؓ کی ندا پر (یعنی بلال کی اذان کی آواز پر) نماز کے لئے اسی طرح تشریف لائے جس طرح عام دنوں میں تشریف لاتے تھے۔

(بخاری کتاب المواقیت الصلوٰۃ باب الاذان بعد ذھاب الوقت)

غرضیکہ واقعات تو بہت ہیں۔ آپؐ کی زندگی کا تو ہر لمحہ عبادتوں سے سجا ہوا تھا۔ نہ صرف یہ بلکہ اپنی امت کے افراد میں بھی، صحابہ میں بھی عبادتوں کے معیار قائم کروا کر دکھائے۔ نصیحت بھی تبھی اثر کرتی ہے جب نصیحت کرنے والا خود اپنے عمل سے بھی انتہائی معیار دکھا رہا ہو۔ اور اس بارے میں کوئی نہیں کہہ سکتا کہ آپ نے جو کہا وہ کیا نہیں۔ بلکہ صحابہ کی یہ حسرت ہوتی تھی کہ ہم بھی اتنا کر سکیں جتنا آپؐ کرتے ہیں۔ غرضیکہ آپ نے ان لوگوں میں ایک انقلاب پیدا کر دیا تھا۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ”میں بڑے زور سے کہتا ہوں کہ خواہ کیسا

ہی پکادشمن ہواورخواہ وہ عیسائی ہو یا آریہ جب وہ ان حالات کو دیکھے گا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے عرب کے تھے اور پھر اس تبدیلی پر نظر کرے گا جو آپؐ کی تعلیم اور تاثیر سے پیدا ہوئی تو اسے بے اختیار آپؐ کی حقانیت کی شہادت دینی پڑے گی"۔ لیکن بعض ایسے اندھے ہوتے ہیں جو اس طرح جائزہ نہیں لیتے یا دیکھتے ہیں تو آنکھیں بند کر لیتے ہیں۔ فرمایا: "کہ موٹی سی بات ہے کہ قرآن مجید نے ان کی پہلی حالت کا تو نقشہ کھینچا ہے ﴿وَيَأْكُلُونَ كَمَا تَأْكُلُ الْأَنْعَامُ﴾۔ (سورۃ محمد:13) یہ تو ان کی کفر کی حالت تھی "یعنی وہ اس طرح کھاتے ہیں جس طرح جانور کھا رہے ہوتے ہیں۔ لیکن" پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک تاثیرات نے ان میں تبدیلی پیدا کی تو ان کی یہ حالت ہوگئی کہ ﴿وَالَّذِينَ يَبِيتُونَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَقِيَامًا﴾ (سورہ الفرقان :65) یعنی وہ اپنے رب کے حضور سجدہ کرتے ہوئے اور قیام کرتے ہوئے راتیں کاٹ دیتے ہیں۔ جو تبدیلی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عرب کے وحشیوں میں کی اور جس گڑھے سے نکال کر جس بلندی اور مقام تک انہیں پہنچایا اس ساری حالت کے نقشہ کو دیکھنے سے بے اختیار ہو کر انسان رو پڑتا ہے کہ کیا عظیم الشان انقلاب ہے جو آپ نے کیا۔ دنیا کی کسی تاریخ اور کسی قوم میں اس کی نظیر نہیں مل سکتی۔ یہ نری کہانی نہیں۔ یہ واقعات ہیں جن کی سچائی کا ایک زمانے کو اعتراف کرنا پڑے گا"۔

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 117 جدید ایڈیشن)

پھر آخری بیماری میں جبکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم شدید بخار میں مبتلا تھے اس وقت بھی اگر آپ کو فکر تھی تو صرف نماز کی تھی۔ گھبراہٹ کے عالم میں بار بار پوچھتے کیا نماز کا وقت ہو گیا؟ بتایا گیا کہ لوگ آپؐ کے منتظر ہیں۔ بخار ہلکا کرنے کی خاطر فرمایا میرے اوپر پانی کے مشکیزے ڈالو۔ پانی ڈالو۔ تعمیل ارشاد ہوئی۔ حکم پورا کیا گیا۔ پھر غشی طاری ہوگئی۔ پھر ہوش آیا، پھر پوچھا کہ نماز ہو گئی۔ جب پتہ چلا کہ صحابہ ابھی انتظار میں ہیں تو پھر فرمایا مجھ پر پانی ڈالو۔ پھر پانی ڈالا گیا۔ پھر اس طرح پانی ڈالنے سے جب بخار کچھ کم ہوا تو نماز پر جانے لگے۔ مگر پھر کمزوری کی وجہ سے بیہوشی کی کیفیت طاری ہوگئی اور مسجد تشریف نہ لے جا سکے۔ (بخاری کتاب المغازی باب مرض النبی و وفاتہٗ)

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: جب آپؐ مرض الموت میں مبتلا ہوئے تو بوجہ سخت ضعف کے نماز پڑھنے پر قادر نہ تھے۔ اس لئے آپؐ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھانے کا حکم دیا۔ جب حضرت ابو بکرؓ نے نماز پڑھانی شروع کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ آرام محسوس کیا اور نماز کے لئے نکلے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضرت ابو بکرؓ کو نماز پڑھانے کا حکم دینے کے بعد جب نماز شروع ہوگئی تو آپ نے مرض میں کچھ کمی محسوس کی آپ اس طرح مسجد کی طرف نکلے کہ دو آدمی آپؐ کو سہارا دے کر لے جا رہے تھے۔ کہتی ہیں کہ میری آنکھوں کے سامنے یہ نظارہ ہے کہ شدت درد کی وجہ سے اس وقت آپؐ کے قدم زمین سے گھسٹتے جاتے تھے۔ آپؐ کو دیکھ کر حضرت ابو بکرؓ نے ارادہ کیا کہ پیچھے ہٹ جائیں۔ اس ارادے کو معلوم کر کے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکرؓ کی طرف اشارہ فرما کر کہا اپنی جگہ پہ کھڑے رہو۔ پھر آپؐ کو وہاں لایا گیا۔ پھر آپؐ ابو بکرؓ کے ساتھ بیٹھ گئے اور اس کے بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھنی شروع کی اور آپؐ کی جو حرکت ہوتی تھی اس پر حضرت ابو بکرؓ تکبیر کہتے تھے۔ اَللّٰہُ اَکْبَر بولتے تھے۔ اور باقی لوگ حضرت ابو بکرؓ کی نماز کی اتباع میں آپؐ کے پیچھے نماز پڑھتے رہے"۔

(صحیح بخاری کتاب الاذان باب حد المریض)

حضرت علیؓ اور حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری وصیت اور آخری پیغام جبکہ آپؐ جان کنی کے عالم میں تھے اور سانس اکھڑ رہا تھا۔ یہ تھا کہ اَلصَّلٰوۃَ وَ مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ۔ نماز اور غلام کے حقوق کا خیال رکھنا۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الوصایا باب ھل اوصی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)

یہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کا بہترین خلاصہ ہے۔ کہ جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے لئے تجویز فرمایا ہزاروں ہزار درود سلام ہوں اس پاک نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جس نے خود بھی عبادتوں کے اعلیٰ معیار قائم کئے اور اپنی امت کو بھی اس کی نصیحت فرمائی۔

اللھم صلّ علی محمد وعلیٰ آل محمد وبارک وسلم انک حمید مجید۔

حضرت عبداللہ بن رواحہؓ نے بجا طور پر آپؐ کی تعریف میں یہ شعر لکھا ہے کہ۔

يَبِيتُ يُجَافِي جَنْبَهُ عَنْ فِرَاشِهِ
إِذَا اسْتَثْقَلَتْ بِالْمُشْرِكِينَ الْمَضَاجِعُ

کہ آپ اس وقت بستر سے الگ ہو کر رات گزار دیتے ہیں جب مشرکوں پر بستر کو چھوڑنا نیند کی وجہ سے بوجھل ہوتا ہے۔ (بخاری کتاب الجمعہ باب فضل من تعار من اللیل)

بہرحال ایسے لوگ جو یہ لغویات، فضولیات اخبارات میں لکھتے رہتے ہیں۔ اس کے لئے گزشتہ ہفتے بھی میں نے کہا تھا کہ جماعتوں کو انتظام کرنا چاہئے۔ مجھے خیال آیا کہ ذیلی تنظیموں خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کو بھی کہوں کہ وہ بھی ان چیزوں پہ نظر رکھیں کیونکہ لڑکوں، نوجوانوں کی آج کل انٹرنیٹ اور اخباروں پر توجہ ہوتی ہے، دیکھتے بھی رہتے ہیں اور ان کی تربیت کے لئے بھی ضروری ہے کہ نظر رکھیں اور جواب دیں۔ اس لئے یہاں خدام الاحمدیہ بھی کم از کم 100 ایسے لوگ تلاش کرے جو اچھے پڑھے لکھے ہوں جو دین کا علم رکھتے ہوں۔ اور اسی طرح لجنہ اپنی 100 نوجوان بچیاں تلاش کر کے ٹیم بنائیں جو ایسے مضمون لکھنے والوں کے جواب مختصر خطوط کی صورت میں ان اخبارات کو بھیجیں جن میں ایسے مضمون آتے ہیں یا خطوط آتے ہیں۔

آج کل پھر اخباروں میں مذہبی آزادی کے اوپر ایک بات چیت چل رہی ہے۔ اسی طرح دوسرے ملکوں میں بھی جہاں جہاں یہ اعتراضات ہوتے ہیں۔ وہاں بھی اخباروں میں یا انٹرنیٹ پر خطوط کی صورت میں لکھے جا سکتے ہیں۔ یہ خطوط گو ذیلی تنظیموں کے مرکزی انتظام کے تحت ہوں گے لیکن یہ ایک ٹیم کی Effort نہیں ہوگی بلکہ لوگ اکٹھے کرنے ہیں۔ انفرادی طور پر ہر شخص خط لکھے یعنی 100 خدام اگر جواب دیں گے تو اپنے اپنے انداز میں۔ خط کی صورت میں کوئی تاریخی، واقعاتی گواہی دے رہا ہوگا اور کوئی قرآن کی گواہی بیان کر کے جواب دے رہا ہوگا۔ اس طرح کے مختلف قسم کے خط جائیں گے تو اسلام کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک تصویر واضح ہوگی۔ ایک حسن ابھرے گا اور لوگوں کو بھی پتہ لگے گا کہ یہ لوگ کس حسن کو اپنے ذرائع ابلاغ کے ذریعہ ماند کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ جو تصور ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دفاع کے لئے مسلمانوں کے پاس دلیل نہیں ہے اس لئے جلد غصے میں آ جاتے ہیں۔ اس کو بھی اس سے رد کرنا ہوگا۔ ہمارے پاس تو اتنی دلیلیں ہیں کہ ان کے پاس اتنی اپنے دفاع کے لئے نہیں ہیں۔ لیکن کیونکہ مسلمان تمام انبیاء کو مانتے ہیں۔ اس لئے انبیاء کے خلاف تو کوئی بات کر نہیں سکتے اور یہ لوگ بے شرم ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کیچڑ اچھالنے کی ہر وقت کوشش کرتے رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب لوگوں کے شر سے پناہ دے۔

نمایاں کامیابی پر تعلیمی وظیفہ

تعلیمی سال 05-2004 میں ذیل کی شرح سے دسویں اور بارھویں پاس کرنے والے وہ طلباء طالبات جو صوبہ کے تعلیمی بورڈ میں اسی فیصدی نمبرات حاصل کر کے کامیابی حاصل کریں گے ان کو تعلیمی وظائف کا حق دار قرار دیا جائے گا۔ میٹرک اسی فیصدی نمبرات کے ساتھ پاس کرنے والے طلباء کو مبلغ 200 روپے ماہانہ وظیفہ دیا جائے گا جو 2400 روپے سالانہ ہوگا۔ بارھویں کلاس پاس کرنے والے طلباء جو 80 فیصدی نمبرات کے ساتھ پاس ہوں گے ان کو ماہانہ 300 روپے اور سالانہ 3600 روپے وظیفہ ادا ہوگا۔ مذکورہ زمرہ میں شامل ہونے والے اُمیدوار کے لئے ضروری ہوگا کہ وہ ذیل کے کوائف مکمل کر کے اپنی درخواست نظارت کو ارسال کریں۔ نئی کلاس میں داخل ہونے کا ثبوت متعلقہ سکول کالج کا سرٹیفکیٹ شامل کرنا ہوگا۔ جو طالب علم میٹرک یا بارھویں کے بعد اپنی تعلیم ترک کریں گے وہ اس وظیفہ کے حقدار نہ ہوں گے۔ جو امتحان پاس کیا ہے اس کا تصدیق شدہ مارک کارڈ شامل کرنا ہوگا۔ درخواست تعلیمی وظیفہ امیر جماعت / صدر جماعت احمدیہ کی معرفت آنی چاہئے۔

نوٹ: آئندہ سے مڈل کے امتحان پاس کرنے والے طلباء کو اس زمرہ میں شامل نہ کیا جائے گا۔ (ناظر تعلیم قادیان)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
بَجِّلُوا الْمَشَائِخَ
بزرگوں کی تعظیم کرو
طالب دُعا یکے از اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AutoTraders
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان 2248.1652, 2248.5222
2243.0794
رہائش: 2237-8468, 2237-0471

آپ کے ساتھ خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ آپ نے ہمیشہ کے لئے غالب آنا ہے اور یہ غلبہ ہم نے دلوں کو جیت کر حاصل کرنا ہے

جلسہ سالانہ سپین کے موقع پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا افتتاحی خطاب۔

جلسہ کے موقع پر صدر مملکت سپین و دیگر عمائدین کے خصوصی پیغامات۔

جماعت احمدیہ کی امن پسندی، انصاف اور انسانی خدمات کو خراج تحسین۔

جماعت کی ذیلی تنظیموں، نیشنل مجلس عاملہ اور مبلغین سپین کے ساتھ میٹنگز، چلڈرن کلاس۔ جبرالٹر کے گورنر سے ملاقات

(حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی سپین میں مصروفیات کی مختصر جھلکیاں)

(رپورٹ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر)

11 رجنوری 2005ء بروز منگل:

جبرالٹر کا وزٹ اور گورنر سے ملاقات

حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے نماز فجر مسجد بشارت پیدروآباد میں پڑھائی۔ آج پروگرام کے مطابق سپین کے ہمسایہ ملک جبرالٹر (GIBRALTAR) کے لئے روانگی تھی۔ پیدروآباد سے جبرالٹر کا فاصلہ 325 کلو میٹر ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز صبح 9:30 بجے اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور روانگی سے قبل دعا کروائی اور قافلہ جبرالٹر کے لئے روانہ ہوا۔ دوصد کلو میٹر سفر کے بعد راستہ میں کچھ دیر کے لئے ایک ریسٹورنٹ میں رُکے پھر آگے جبرالٹر کی طرف روانگی ہوئی۔

جبرالٹر (GIBRALTAR) وہ مشہور پہاڑی مقام ہے جہاں 711ء میں طارق بن زیاد اپنے لشکر کے ساتھ سپین فتح کرنے کے لئے اترا تھا۔ یہ نہایت بلند پہاڑ اسی وقت سے فاتح جرنیل طارق بن زیاد کے نام سے موسوم ہے اور اس کو "جبل الطارق" بھی کہتے ہیں۔

جبرالٹر سمندر کے کنارے پر واقع ہے اور اس کے بالکل سامنے مراکش (MOROCCO) کی پہاڑیاں نظر آتی ہیں اور درمیان میں MEDITERRANEAN SEA (بحیرہ روم) ہے۔ جبرالٹر کے مقام پر MEDITERRANEAN SEA کے ساتھ دو سمندر اکٹھے ہوتے ہیں۔ دوسرا سمندر ATLANTIC OCCEAN آکر ملتا ہے۔ اس طرح یہاں طارق بن زیاد اپنی کشتیوں کے ساتھ اسی سمندر کے راستہ سے آیا تھا اور جبرالٹر کے پہاڑ پر اتر کر اپنی کشتیاں جلادیں تھیں۔

سپین میں سات سو سال کی حکومت کے دوران 1462ء تک یہ پہاڑ مسلمانوں کے قبضہ میں رہا۔ پھر CATILLA نے 1462ء میں اسے مسلمانوں سے چھین لیا۔ اس وقت تک سپین سے مسلمانوں کی حکومت ختم ہو چکی تھی۔ اس کے بعد 1704ء میں ایک ANGLO-DUTCH نے جبرالٹر پر سپین کی جنگ کے دوران قبضہ کرلیا۔ 1713ء میں سپین نے اس پہاڑ کو برطانیہ کے حوالے کر دیا۔ اس وقت سے یہ پہاڑ برطانیہ کے قبضہ میں ہے اور برطانیہ کی فوج اس کو ایک بحری اڈے کے طور پر استعمال کر رہی ہے۔ جبرالٹر کا علاقہ صرف 6 مربع کلومیٹر کے رقبے پر پھیلا ہوا ہے اور اس کی کل آبادی 30 ہزار ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایک بجے کے قریب سپین اور جبرالٹر کے بارڈر پر پہنچے۔ امیگریشن کی کارروائی حضور انور کی آمد سے پہلے ہی مکمل ہو چکی تھی۔ بارڈر سے قبل ہی پولیس نے دوسری گاڑیوں کو روک کر قافلہ کی گاڑیوں کو گزارا۔ پھر آگے جب چیک پوائنٹ اور امیگریشن کی حدود سے حضور انور کی گاڑی گزری تو امیگریشن سٹاف نے جو فوجی وردی میں ملبوس تھا حضور انور کو سلیوٹ کیا۔ اس طرح پورے پروٹوکول کے ساتھ حضور انور جبرالٹر کی حدود میں داخل ہوئے۔

سوا ایک بجے ہوٹل CALETA میں پہنچے جہاں ظہر وعصر کی نمازوں اور چند گھنٹے قیام کا پروگرام تھا۔ اس ہوٹل کے ایک طرف جبرالٹر کا بلند و بالا پہاڑ اور دوسری طرف سمندر ہے۔ ایک بجکر 35 منٹ پر حضور انور نے اسی ہوٹل میں ظہر وعصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ اس کے بعد حضور انور جبرالٹر کے گورنر SIR FRANCIS RICHARD (GOVERNAR &COMMANDER INCHIEF OF GIBRALTAR) سے ملاقات کے لئے گورنر ہاؤس تشریف لے گئے۔ جب حضور انور کی گاڑی گورنر ہاؤس کے مین گیٹ پر پہنچی تو پوری پروٹوکول کے ساتھ حضور انور کا استقبال کیا گیا۔ وہاں متعین فوجی نے حضور انور کو سلیوٹ کیا اور ایک افسر حضور انور کو اپنے ساتھ اندر لے گئے۔

گورنر سے یہ ملاقات دو بجے سے شروع ہو کر 2:30 بجے تک جاری رہی۔ گورنر نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور بہت دلچسپی اور اچھے ماحول میں گفتگو ہوئی۔

ملاقات کے آغاز میں ہی گورنر نے کہا کہ مجھے جماعت احمدیہ کے بارہ میں کافی معلومات ہیں۔ پاکستان میں جو حالات آپ کی جماعت کے ساتھ گزر رہے ہیں اس کا مجھے علم ہے۔

گورنر نے بتایا کہ جبرالٹر کی آبادی 30 ہزار ہے جس میں مختلف مذاہب کے لوگ آباد ہیں۔ ملک کے ذرائع آمد اور اقتصادی صورتحال کے بارہ میں بھی گفتگو ہوئی۔ مختلف ممالک سے جہازوں کی آمد ورفت اور بعض دوسرے مختلف امور پر تفصیلی باتیں ہوئیں۔ گورنر نے حضور انور کی خدمت میں کافی COFFEE پیش کی۔

ملاقات کے آخر پر حضور انور نے گورنر کا شکریہ ادا کیا اور قرآن کریم، اسلامی اصول کی فلاسفی اور Revelation ,Rationality...... اُسے پیش کیں۔ گورنر نے بھی حضور انور کی خدمت میں جبرالٹر کا ایک سوونیئر پیش کیا جس پر جبرالٹر کا نقشہ بنا ہوا ہے۔ اس کے بعد حضور انور وہاں سے رخصت ہوئے۔ جب حضور انور کی گاڑی وہاں سے روانہ ہونے لگی تو حضور انور کو ڈیوٹی پر متعین فوجیوں نے سلیوٹ کے ساتھ رخصت کیا۔

ملاقات کے بعد حضور انور واپس ہوٹل CALETA پہنچے۔ پھر یہاں سے اُس بلند و بالا پہاڑ پر چڑھنے کے لئے روانگی ہوئی۔ اور اس آخری حد تک پہنچے جہاں تک سڑک کھلی ہے۔ اس پہاڑ سے سمندر کا نظارہ بہت خوبصورت ہے اور بہت لطف آتا ہے۔ سمندر چھوٹے بڑے جہازوں سے بھرا ہوا ہے۔ بہت سے جہاز بندرگاہ پر آنے کے لئے اپنی باری کے انتظار میں ہیں۔

پہاڑ کے ایک حصہ پر گاڑیاں کھڑی کر کے دوپہر کا کھانا کھایا گیا۔ پہاڑ کے اوپر جو سڑک چڑھتی ہے اس کے کنارے پر جگہ جگہ بندروں کی ٹولیاں بیٹھی ہوئی نظر آتی ہیں۔ ہاتھ میں کھانے پینے کی کوئی چیز لے کر ان کے پاس سے گزرنا محال ہے۔

پہاڑ کے اوپر ایک ایسی جگہ بنی ہوئی ہے جہاں سے اس پہاڑ کے اردگرد تین اطراف سے سمندر کا نظارہ کیا جا سکتا ہے۔ ایک طرف تو ہمسایہ ملک مراکش کی پہاڑیاں نظر آتی ہیں۔ یوں کہا جا سکتا ہے کہ برّ اعظم افریقہ کا ایک کونہ نظر آتا ہے۔ جبرالٹر سے مراکش تک نصف گھنٹہ کا بحری جہاز کا سفر ہے۔ حضور انور نے اس جگہ پر کھڑے ہو کر اس تاریخی پہاڑ کی اور پھر مختلف اطراف کے خوبصورت نظاروں کی تصادیر بنائیں۔ اور تمام قافلہ کی تصویر کھینچی اور پھر وفد کے ممبران کو اپنے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف اور سعادت بھی عطا فرمائی۔ اگر موسم بالکل صاف ہو تو اس جگہ سے مراکش کے ساحلی شہر صاف نظر آتے ہیں اور ابن بطوطہ کا شہر طنجہ بھی دکھائی دیتا ہے۔

یہی وہ پہاڑ تھا اور یہی وہ مقام تھا جہاں آج سے تیرہ سو سال قبل ایک مسلمان جرنیل، عزم وہمت کا پیکر اور متوکل علی اللہ، فاتح سپین، طارق بن زیاد اپنے لشکر کے ساتھ اترا تھا اور اسی سمندر میں جو سامنے نظر آرہا تھا اپنی کشتیاں جلا کر واپسی کے سارے راستے بند کر دیئے تھے اور پھر اللہ کی تائید ونصرت کے ساتھ سپین کو فتح کرتا ہوا اس ملک کے آخری حصہ میں پہنچ گیا۔ اور "جبل الطارق" جبرالٹر ہمیشہ کے لئے ایک تاریخ بن گیا۔

اس پہاڑ کی تہوں میں بہت گہری غاریں بھی ہیں۔ اور اندر ہال نما کھلی جگہیں ہیں اور یہ غاریں اور وسیع و عریض کھلی جگہیں مختلف منازل میں ہیں۔ پہلی جنگ عظیم اور دوسری جنگ عظیم کے دوران یہاں فوجی پناہ لیتے تھے۔ اس بلند و بالا پہاڑ کے اندر اس کی تہہ میں ایک ہال نما جگہ اسقدر بڑی ہے کہ وہاں دو تین صد سے زائد کرسیاں لگی ہوئی ہیں۔ پہاڑوں کی تہہ میں ایک نئی دنیا ہے۔ یہ غاریں صدیوں سے بنی ہوئی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ان غاروں کو دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے۔ MTA کی ٹیم نے اس کی ریکارڈنگ کی۔ حضور انور نے غاروں کے مختلف حصے دیکھے اور تصاویر بھی بنائیں۔ غاروں کی چھتوں پر مختلف رنگوں اور قسموں کے پتھر اس طرح لٹک رہے ہیں جیسے کسی نے بڑی محنت سے مینا کاری اور نقش ونگار کر کے ان کو فانوس کی شکل دے دی ہے۔

ان غاروں میں جگہ جگہ قدرت نے ستون کھڑے کئے ہوئے ہیں اور وہ بھی نہایت ملائم۔ اور یہ پتھر کے ستون اس طرح معلوم ہوتے ہیں جیسے بڑے بڑے رسّوں کو بل دے کر ان کو تیار کیا گیا ہے۔

ان غاروں کو دیکھنے کے بعد وہاں سے پانچ بجے واپسی کا سفر شروع ہوا۔ چند ہی منٹ بعد جبرالٹر کا بارڈر کراس کر کے سپین کی حدود میں داخل ہوئے۔ واپسی پر بارڈر کراس کرتے ہوئے جبرالٹر کی امیگریشن پولیس نے ایک بار پھر حضور انور کو سلیوٹ کیا اور الوداع کیا۔ اور یوں جبرالٹر کا مختصر وزٹ اپنے اختتام کو پہنچا۔ لیکن ابھی واپس پیدروآباد تک پہنچنے کے لئے 325 کلو میٹر کا فاصلہ طے کرنا تھا۔ قریباً ایک گھنٹہ کے سفر کے بعد راستہ میں ایک ریسٹورنٹ میں کچھ دیر کے لئے رُکے پھر آگے روانگی ہوئی۔ راستہ میں ایک جگہ رُک کر گاڑیوں میں پٹرول ڈلوایا گیا اور یہ سفر جاری رہا۔ رات نو بجکر دس منٹ پر حضور انور واپس پیدروآباد پہنچے۔ جہاں احباب جماعت مرد وخواتین حضور انور کی آمد کے منتظر تھے اور قطاروں میں کھڑے تھے۔ حضور انور نے گاڑی سے اترتے ہی سب کو السلام علیکم کہا اور فرمایا اب نماز کی تیاری کریں۔ دس بجے حضور انور نے مسجد بشارت میں مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں اور نمازوں کی ادائیگی کے بعد اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

12 رجنوری 2005ء بروز بدھ:

حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے نماز فجر مسجد بشارت پیدروآباد میں پڑھائی۔ صبح دس بجے سپین کے مشہور تاریخی شہر اشبیلیہ (Sevilla) کے لئے روانگی

ہوئی۔روانگی سے قبل حضور انور نے دعا کروائی۔

اشبیلیہ، پیدرو آباد سے 180 کلومیٹر کے فاصلہ پر جنوب کی طرف واقعہ ہے۔712ء میں مسلمانوں نے یہاں پر قبضہ کیا اور پھر گیارھویں صدی عیسوی میں اس شہر کو خلیفہ قرطبہ سے آزادی حاصل ہوئی۔خلیفہ یعقوب المنصور نے جس کا دور حکومت 184 تا 1199ء ہے۔ اشبیلیہ کو کافی ترقی دی اور ایک بہت بڑی مسجد بنائی۔

1128 میں عیسائیوں نے اشبیلیہ پر قبضہ کر لیا اور اس مسجد کی جگہ گرجا (چرچ) بنایا جو 'Catedral De Giralda' کہلاتا ہے۔

بارہ بجے کے قریب حضور انور اشبیلیہ پہنچے اور اس مسجد کو دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے۔حضور انور کو مسجد دکھانے کا باقاعدہ انتظام کیا گیا تھا اور مسجد میں ایک ایسے دروازے سے لیجایا گیا جو عام ٹورسٹ کے لئے نہیں کھولا جاتا۔چرچ کے پادری نے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔

یہ مسجد بھی جواب ایک چرچ بن چکا ہے۔بہت وسیع وعریض اور بہت خوبصورت ہے اور مسلمانوں کی شان وشوکت اور عظمت وطاقت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔حضور انور نے مسجد کے مختلف حصے دیکھے۔ایک حصہ میں کرسٹوفر کولمبس جس نے امریکہ دریافت کیا تھا اس کی لاش دفن ہے۔وہ اسطرح کہ لوہے کے چار مجسمے اس کی لاش کے صندوق کو (جو لوہے کا بنا ہوا ہے) اٹھائے ہوئے ہیں۔اور خیال کیا جاتا ہے کہ لاش اسی جگہ نیچے زمین میں دفن ہے۔صندوق میں نہیں۔

اس مسجد کا ایک بہت اونچا اور کافی چوڑا مینار بھی ہے۔اس مینار کی بلندی 100 میٹر ہے۔اس مینار پر چڑھنے کے لئے سیڑھیاں نہیں بنائی گئیں بلکہ سلوپ (Slope) بنائے گئے ہیں جن کی تعداد 34 ہے۔مسلمانوں کے زمانے میں مؤذن گھوڑے پر بیٹھ کر آذان دینے کے لئے مینار کے اوپر چڑھتا تھا۔اس مینار کے اندر جگہ جگہ پرانی یادگار چیزیں رکھی گئی ہیں۔جن میں اس مسجد کا ایک دروازہ اور کئی مربع فٹ پر پھیلی ہوئی ایک گھڑی کی مشینری بھی ہے۔

حضور انور اس مینار کے اوپر تک تشریف لے گئے۔گائیڈ ساتھ تھا جو ساتھ ساتھ مختلف اشیاء کے بارہ میں بتاتا جاتا تھا۔مینار کے اوپر جا کر ایک ایسی جگہ بنی ہوئی ہے جہاں انسان چاروں طرف گھوم کر اشبیلیہ شہر کا نظارہ کر سکتا ہے۔یہاں سے قریباً سارا شہر ہی نظر آتا ہے۔شہر میں جگہ جگہ مسلمانوں کے دور کی پرانی عمارتیں ان گزرے ہوئے دنوں کی یاد دلاتی ہیں۔اس جگہ سے اوپر بھی مینار کی انتہائی حد تک سیڑھیاں جاتی ہیں لیکن اس جگہ سے اوپر ٹورسٹ نہیں جاسکتے۔حضور انور کیلئے مزید اوپر جانے کے لئے خصوصی طور پر دروازہ کھولا گیا اور حضور انور اور حضرت بیگم صاحبہ اور وفد کے دوسرے افراد مینار کی آخری حد تک اوپر گئے۔حضور انور نے تصاویر بھی بنائیں۔اس مینار سے اشبیلیہ کی وہ چھوٹی مسجد بھی نظر آتی ہے جو مسلمانوں نے اس بڑی مسجد سے قبل تعمیر کی تھی۔غرناطہ کے "الحمراء محل" کی طرح اشبیلیہ میں بھی مسلمانوں نے "القصر" ایک خوبصورت محل تعمیر کیا تھا۔یہ محل بھی اس مینار سے نظر آتا ہے۔کچھ دیر مینار کے اوپر رکنے کے بعد حضور انور واپس نیچے تشریف لائے اور مسجد کے بعض حصوں کو دیکھا۔مسجد کے محراب کی نشانی وہی کی گئی ہے۔حضور انور نے اُسے بھی دیکھا اور گائیڈ سے مختلف امور کے بارہ میں دریافت فرماتے رہے۔

یہ مسجد جواب چرچ بن چکا ہے۔اس عمارت کی اونچائی 56 میٹر ہے اس میں موسیقی کے آلات رکھے ہوئے ہیں جن کو بجا کر عیسائی لوگ عبادت کرتے ہیں۔نیز حضرت مسیح علیہ السلام اور حضرت مریم کی تصویریں بھی آویزاں ہیں جو یہاں کے مشہور مصوروں کی مصوری کا نمونہ ہیں۔

اس مسجد (موجودہ چرچ) کے وزٹ کے بعد حضور انور "القصر" (Al-Cazar) محل دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے جو اس مسجد سے چند سوگز کے فاصلہ پر تعمیر کیا گیا تھا۔اس محل کی تعمیر کے لئے غرناطہ سے آرکیٹیکٹ اور ماہرین منگوائے گئے تھے۔یہی وجہ ہے کہ الحمراء اور القصر کی بناوٹ اور نقش ونگاری میں خاص مشابہت پائی جاتی ہے۔یہ محل بہت ہی وسیع وعریض اور بہت ہی خوبصورت اور دیدہ زیب ہے۔اس محل کا بہت خیال رکھا گیا ہے اس لئے اب تک بہت اچھی حالت میں موجود ہے۔اس محل کے ایک حصہ میں اب بھی ملک سپین کا بادشاہ آکر قیام کرتا ہے۔اس محل کے اندر نماز پڑھنے کی جگہ بھی مخصوص ہے۔اس کے علاوہ بہت سارے باغات اور تالاب اور فوارے لگے ہوئے ہیں۔بادشاہ کی رہائش بہت خوبصورت ہے اور محل کے اندر جابجا قرآنی آیات اور کلمہ طیبہ لکھا ہوا ہے۔حضور انور نے سارے محل کا وزٹ فرمایا اور بعض حصوں کی خصوصاً جہاں قرآنی آیات درج تھیں تصاویر بنائیں۔اور محل کے وسیع وعریض باغات میں سے بعض حصوں کا وزٹ فرمایا۔یہ محل فنِ تعمیر اور نقش ونگاری کا شاہکار ہے۔

اس محل سے کچھ فاصلے پر Restaurante Santa Cruz میں ظہر وعصر کی نمازوں اور دوپہر کے کھانے کا انتظام تھا۔حضور انور محل کے وزٹ کے بعد پیدل ہی اس ریسٹورنٹ میں تشریف لائے۔جہاں حضور انور نے 2:30 بجے ظہر وعصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں اور اس کے بعد کھانا تناول فرمایا۔

یہاں سے چار بجے واپس پیدرو آباد کے لئے روانگی ہوئی اور پانچ بجکر چالیس منٹ پر پیدرو آباد پہنچے۔

6:30 بجے حضور انور اپنے دفتر تشریف لائے اور ڈاک ملاحظہ فرمائی اور دفتری ملاقاتیں کیں۔

7:30 بجے حضور انور نے "مسجد بشارت" میں مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

13 رجنوری 2005ء بروز جمعرات:

نماز فجر حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مسجد بشارت پیدرو آباد میں پڑھائی۔صبح حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور دفتری امور کی سرانجام دہی میں مصروف رہے۔

مبلغین کے ساتھ میٹنگ

12 بجکر چالیس منٹ پر سپین کے مبلغین مکرم عبداللہ ندیم صاحب، ملک طارق احمد صاحب مجیب الرحمٰن صاحب، کلیم احمد صاحب اور عبدالصبور صاحب کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔جو 1:30 بجے تک جاری رہی۔حضور انور نے تبلیغی لحاظ سے اور تربیتی لحاظ سے مختلف پہلوؤں سے تفصیلی جائزے لئے اور ان مبلغین کو نہایت قیمتی نصائح اور ہدایات سے نوازا اور سپین میں انقلابی رنگ میں کام کرنے کے لئے مبلغین کی راہنمائی فرمائی۔سپین اور پرتگال میں زمین کی خرید اور نئی مساجد کی تعمیر کا بھی حضور انور نے جائزہ لیا اور ہدایات دیں۔

1:30 بجے حضور انور نے مسجد بشارت میں ظہر وعصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

14 رجنوری 2005ء بروز جمعۃ المبارک:

نماز فجر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بشارت پیدرو آباد میں پڑھائی۔صبح حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور دفتری امور سرانجام دیئے۔

دو بجے حضور انور نے "مسجد بشارت" میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو ایم ٹی اے کے ذریعہ Live نشر کیا گیا۔اس خطبہ میں حضور انور نے سپین میں ویلنسیا (Valencia) کے مقام پر ایک اور مسجد بنانے کی عظیم الشان تحریک فرمائی۔(اس خطبہ کا مکمل متن الفضل انٹرنیشنل میں شائع ہو چکا ہے)۔

خطبہ جمعہ کے بعد حضور انور نے نماز جمعہ کے ساتھ ہی نماز عصر بھی جمع کر کے پڑھائی۔

ساڑھے پانچ بجے حضور انور نے قریباً ایک گھنٹہ پیدرو آباد کے نواحی علاقہ میں پیدل سیر کی۔آج سپین میں قیام کا آخری روز تھا۔حضور انور کی معیت میں پیدل سیر کرنے والے احباب جماعت کی تعداد 45 سے زائد تھی۔ہر ایک کی خواہش تھی کہ وہ حضور کے یہاں قیام کی ان آخری گھڑیوں میں اپنے پیارے آقا کا زیادہ سے زیادہ قرب حاصل کرے۔سیر کے بعد ساڑھے چھ بجے حضور انور واپس تشریف لائے اور فیملی ملاقاتیں فرمائیں۔

ساڑھے سات بجے حضور انور نے مسجد بشارت میں مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

15 رجنوری 2005ء بروز ہفتہ:

نماز فجر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بشارت پیدرو آباد میں پڑھائی۔آج پیدرو آباد سپین سے واپس فرانس اور پھر لندن کے لئے روانگی تھی۔صبح نو بجے حضور انور اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور اس موقعہ پر موجود احباب جماعت کو شرف مصافحہ بخشا۔خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا۔حضور انور نے دعا کروائی اور قافلہ عازم سفر ہوا۔

Manzanares اور Albasete کے شہروں سے گزرتے ہوئے 475 کلومیٹر کا فاصلہ طے کرنے کے بعد ڈیڑھ بجے Yativa نامی قصبہ کے ایک ملحقہ علاقہ Llosa De Ranes پہنچے جہاں ڈاکٹر عطاء الٰہی منصور صاحب ابن مکرم مولانا کرم الٰہی صاحب ظفر مرحوم کے گھر نماز ظہر وعصر کی ادائیگی اور دوپہر کے کھانے کا انتظام تھا۔یہ سارا علاقہ مالٹے کے باغات سے بھرا ہوا ہے۔اور یہ باغات سینکڑوں میل پر پھیلے ہوئے ہیں۔صدیوں پہلے مسلمانوں نے اپنے دور میں اس علاقہ میں مالٹے کے باغات لگائے تھے اور ان کی سیرابی کا نظام قائم کیا تھا۔چنانچہ آج تک سیرابی کے اسی نظام سے فائدہ اٹھایا جارہا ہے۔

دو بجے حضور انور نے ڈاکٹر عطاء الٰہی منصور صاحب کے گھر کی بالائی منزل پر جو جگہ نماز کے لئے مخصوص کی گئی تھی وہاں ظہر وعصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔کھانا تناول فرمانے کے بعد حضور انور رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے۔گھر کے سامنے مالٹوں کے باغات تھے اور دور پہاڑوں پر مسلمانوں کے دور کے قلعے نظر آرہے تھے۔ڈاکٹر منصور صاحب نے ان قلعوں کی تاریخ کے بارہ میں بتایا۔حضور انور کچھ دیر کے لئے باہر کھڑے نظارہ کرتے رہے اور امیر صاحب سپین اور ڈاکٹر صاحب کے ساتھ مسجد کی زمین کے تعلق میں گفتگو فرمائی۔

تین بجے دعا کے بعد یہاں سے اگلے سفر کے لئے روانگی ہوئی۔یہ سفر بھی کافی لمبا تھا۔سپین کے مشہور شہروں Valencia، Castello، Terragona اور Barcelona سے گزرتے ہوئے 513 کلومیٹر کا فاصلہ طے کرنے کے بعد شام ساڑھے سات بجے Girona شہر پہنچے جہاں ایک ہوٹل Novatel میں جماعت سپین نے رات کے قیام کا انتظام کیا تھا۔یہاں جماعت بارسلونا کے صدر جماعت نے اپنے خدام کے ساتھ حضور انور کا استقبال کیا۔

ساڑھے آٹھ بجے حضور انور نے یہاں نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ہوٹل کا ایک چھوٹا ہال نمازوں کے لئے حاصل کیا گیا تھا۔جماعت بارسلونا نے یہاں میزبانی کے فرائض سرانجام دئے۔رات کا کھانا بارسلونا سے تیار کر کے ساتھ لائے تھے۔

دعاؤں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی کلکتہ .... اسد محمود بانی کلکتہ

BANI®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات

Our Founder:
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908-1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700072

Ph. Showroom: 237-2185, 236-9893 Ware House: 343-4006, 343-4137, Resi : 236-2096, 236-4696, 237-8749 Fax No: 91-33-236-9893

16؍جنوری 2005ء بروز اتوار:

نماز فجر حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ہوٹل میں پڑھائی۔ پروگرام کے مطابق آج صبح یہاں سے روانہ ہوکر رات پیرس (فرانس) پہنچنا تھا۔ صبح نو بج کر دس منٹ پر یہاں سے دعا کے بعد فرانس کے لئے روانگی ہوئی۔ یہاں سے فرانس کا بارڈر Janquera ساٹھ کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے۔ پچاس منٹ کے سفر کے بعد دس بجے بارڈر پر پہنچے۔ بارڈر کراس کرنے کے بعد چند کلومیٹر کے فاصلہ پر ایک پارکنگ ایریا میں امیر صاحب فرانس اپنے نائب امراء، صدر خدام الاحمدیہ اور چند خدام کے ساتھ حضور انور کے استقبال کے لئے موجود تھے۔

سپین سے ساتھ آنے والا جماعت کا وفد جو امیر صاحب سپین، مبلغ انچارج صاحب سپین، مبلغ سلسلہ بارسلونا، صدر خدام الاحمدیہ اور ڈاکٹر عطاء الٰہی منصور صاحب اور بارسلونا جماعت کے تین خدام پر مشتمل تھا قافلہ کو بارڈر کراس کروا کر یہاں چھوڑنے آیا تھا۔ اس وفد نے پروگرام کے مطابق یہاں سے واپس چلے جانا تھا۔ حضور انور نے ان سبھی احباب کو شرف مصافحہ بخشا اور تصاویر بھی اتاری گئیں۔ فرانس کے وفد نے بھی اس موقعہ پر شرف مصافحہ حاصل کیا۔

یہاں سے ساڑھے دس بجے پیرس کے لئے روانگی ہوئی۔ قریباً ڈیڑھ گھنٹہ کے سفر کے بعد Millau کے مقام پر دنیا کا سب سے بلند ترین پُل کراس کیا۔ یہ پُل دو پہاڑی چوٹیوں کے درمیان بنایا گیا ہے اور نیچے انتہائی گہری وادی ہے۔ اس پُل کا شمار Wonders of the World میں ہوتا ہے۔ اس پُل کی لمبائی اڑھائی کلومیٹر ہے اور اونچائی 300 میٹر ہے۔ اور یہ پُل 32 میٹر چوڑا ہے۔ اس میں 14000 ٹن لوہا استعمال ہوا ہے اور 205000 ٹن کنکریٹ استعمال ہوا ہے۔ اس کے ایک ستون کا وزن 33000 ٹن ہے۔ یہ سات ستونوں پر مشتمل ہے۔

15؍جون 2002ء کو اس پُل کی تعمیر شروع ہوئی تھی اور 16؍دسمبر 2004ء کو اس پُل کا افتتاح ہوا اور یہ عوام کے لئے اور سفر کے لئے کھولا گیا۔

جماعت فرانس نے Millau شہر کے ایک ہوٹل Hotel Murcus International Millau میں دوپہر کے کھانے اور ظہر وعصر کی نمازوں کی ادائیگی کا انتظام کیا ہوا تھا۔ ساڑھے بارہ بجے حضور انور اس جگہ پہنچے اور کھانا تناول فرمانے کے بعد پونے دو بجے ظہر وعصر کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔

اس مذکورہ پُل کے اوپر سے گزرتے ہوئے اس کی بلندی کا اتنا احساس نہیں ہوتا۔ حکومت نے ٹورسٹ کے لئے پُل کے نیچے پُل کا نظارہ کرنے کے لئے ایک مخصوص جگہ اور ایک میوزیم بنایا ہے۔ جہاں پُل کی تعمیر کے آغاز سے لے کر اس کی تکمیل تک کی فلم بھی دکھاتے ہیں۔

Millau سے اگلے سفر پیرس کے لئے روانگی سے قبل راستہ میں کچھ دیر کے لئے دنیا کے اس عجوبہ کو دیکھا گیا۔ اس کے بعد پیرس کے لئے روانگی ہوئی۔

210 کلومیٹر کے مزید سفر کے بعد پانچ بجے سہ پہر ایک ہوٹل Aire Des Volcans میں کچھ دیر کے لئے رکے۔ جہاں جماعت نے چائے وغیرہ کا انتظام کیا ہوا تھا۔ یہ ہوٹل پہاڑیوں پر مشتمل ایک خوبصورت وادی میں واقع ہے اور اردگرد کا نظارہ بہت خوبصورت ہے۔

یہاں سے پونے چھ بجے آگے روانگی ہوئی اور رات نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پیرس مشن ہاؤس پہنچے۔ جہاں احباب جماعت مرد و خواتین نے حضور انور کا استقبال کیا اور خوش آمدید کہا۔

نو بج کر بیس منٹ پر حضور انور نے 'بیت السلام' پیرس میں مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ اس کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

17؍جنوری 2005ء بروز سوموار:

نماز فجر حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے 'بیت السلام' پیرس میں پڑھائی۔ آج دورہ فرانس کا آخری دن تھا اور پروگرام کے مطابق پیرس سے لندن کے لئے روانگی تھی۔

صبح نو بج کر پچیس منٹ پر حضور انور اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور روانگی سے قبل دعا کروائی۔ دعا کے بعد قافلہ فرانس کی بندرگاہ Calais کے لئے روانہ ہوا۔ مشن ہاؤس پیرس سے Calais کا فاصلہ قریباً 300 کلومیٹر ہے۔

راستہ میں Calais سے دس کلومیٹر قبل Coquelles کے مقام پر Hotel Holiday Inn میں جماعت نے ظہر وعصر کی نمازوں کی ادائیگی کا انتظام کیا تھا۔ پونے ایک بجے حضور انور نے یہاں ظہر وعصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ اور پھر آگے Calais کے لئے روانگی ہوئی۔ ایک بج کر دس منٹ پر Calais پہنچے۔ امیر صاحب فرانس اپنے نائب امراء، صدر صاحب خدام الاحمدیہ اور مجلس عاملہ کے چند ممبران اور خدام کے ساتھ حضور انور کو الوداع کہنے کے لئے ساتھ آئے تھے۔ حضور انور نے ان ساتھ آنے والے تمام احباب کو شرف مصافحہ بخشا۔ امیگریشن وغیرہ کی کارروائی و دیگر امور مکمل ہونے کے بعد دو بجے بعد دوپہر بحری جہاز P&O میں سوار ہوئے جو قریباً سوا دو بجے برطانیہ کی بندرگاہ Dover کے لئے روانہ ہوا۔ یہ ایک بڑا بحری جہاز ہے۔ قریباً ڈیڑھ گھنٹہ کے سفر کے بعد برطانیہ کے مقامی وقت کے مطابق پونے تین بجے Dover پہنچے۔ برطانیہ اور فرانس کے وقت میں ایک گھنٹہ کا فرق ہے۔

Dover پورٹ پر مکرم منصور احمد شاہ صاحب نائب امیر یوکے نے بعض جماعتی عہدیداروں کے ساتھ حضور انور کا استقبال کیا اور خوش آمدید کہا۔

یہاں سے سوا تین بجے قافلہ مسجد فضل لندن کے لئے روانہ ہوا۔ Dover سے مسجد فضل کا فاصلہ 109 میل ہے۔ قریباً دو گھنٹے کے سفر کے بعد سوا پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرانس اور سپین کے انتہائی بابرکت اور کامیاب دورہ کے بعد مسجد فضل پہنچے۔ جہاں احباب جماعت مرد و خواتین کی ایک بڑی تعداد نے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ بچیاں خوبصورت لباس میں ملبوس استقبالیہ نغمے پڑھ رہی تھیں۔

حضور انور نے بچیوں کے پاس تشریف لا کر ان کا حال پوچھا۔ حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا اور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

بشکریہ الفضل لندن۔ ❁ ❁

بقیہ صفحہ (1)

محبت رکھتا ہے۔)

پھر فرمایا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ جو آخری شرعی نبی تھے اور تمام دنیا کی ہدایت کے لئے مبعوث ہوئے تھے جن پر خدا تعالیٰ نے وہ کلام اتارا جسمیں تمام امور کا احاطہ کیا ہوا ہے۔ اللہ نے آپ کی اطاعت کو اپنی اطاعت قرار دیا اور قدم قدم پر آپکی رہنمائی فرمائی تھی۔ اسکے باوجود اللہ تعالیٰ کا یہ کہنا کہ شاورھم فی الامر کہ اہم قومی معاملات میں اپنے ماننے والوں سے مشورہ لے لیا کر اس سے اس آیت کے مکمل مضمون کی وضاحت ہوتی ہے کہ یہ تمام حکم جو اللہ تعالیٰ نے آپ پر نازل فرمایا یہ ان منافقین اور معترضین کے جواب کے طور پر تھا جو یہ کہتے تھے کہ آپ بڑے سخت دل ہیں اور کسی کی بات نہیں سنتے فرمایا اے نبی اللہ اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اللہ کی رحمت سے تو ان کیلئے اسقدر نرم دل واقع ہوا ہے کہ اپنوں اور غیروں سب کیلئے نرم دل ہے تو اے نبی منافقین سے بھی صرف نظر کرتے ہوئے نرمی کا سلوک کرتا ہے اور دشمنوں سے بھی نرمی کا سلوک کرتا ہے چنانچہ ایک موقعہ پر آنحضرت ﷺ نے رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی ابن سلول کو بھی مشورہ میں شامل فرمایا تھا۔

اپنے بصیرت افروز خطبہ کو جاری رکھتے ہوئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے شوریٰ کے متعلق آنحضرت ﷺ کی سیرت مبارکہ کے مختلف پہلو بیان فرمائے حضور نے فرمایا کہ احادیث میں آتا ہے کہ آنحضرت ﷺ سب سے بڑھ کر اپنے صحابہ سے مشورہ طلب فرماتے تھے حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ جب آیت وشاورھم فی الامر نازل ہوئی تو فرمایا کہ اگر چہ اللہ اور اس کا رسول اس سے مستغنی ہے لیکن اللہ نے اس کو میری امت کیلئے رحمت کا موجب بنایا ہے جو مشورہ کرے گا وہ رحمت حاصل کرے گا اور جو مشورہ نہ کرے گا وہ ذلت سے بچ نہ سکے گا۔ پس اللہ کو اور اللہ کے رسول کو مشورے کی ضرورت نہیں بہت سی باتوں سے اللہ تعالیٰ مشورہ سے پہلے ہی آگاہ کر دیتا تھا لیکن اس میں مومنوں کو مشورہ کی فضیلت بتائی گئی ہے فرمایا چنانچہ اللہ کی اس نصیحت کی وجہ سے جماعت میں شوریٰ کا نظام رائج ہے اور جماعت اسی نظام کی وجہ سے اللہ کے فضلوں کی وارث بنتی چلی آرہی ہے۔

حضور نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ صحابہ سے اسقدر مشورہ کیا کرتے تھے کہ لوگ سمجھتے تھے کہ آپ جیسا مشورہ کرنے والا اور مشوروں کی قدر کرنے والا اور کوئی نہیں تھا اور یہ سب اسلئے تھا کہ لوگوں کو احساس ہو کہ جب آپ اللہ کا نبی ہوتے ہوئے اہم معاملات میں مشورے کرتے ہیں تو عام لوگوں کو کس قدر اس پر عمل کرنا چاہئے۔ ایک بار آنحضرت ﷺ نے صحابہ سے مشورہ طلب کیا اور فرمایا جس بارہ میں مجھے وحی نہیں ہوتی تم سے مشورہ کرتا ہوں۔ مدینہ ہجرت کے بعد جب کفار نے مسلمانوں کو تنگ کرنے کی کارروائیاں جاری رکھیں اور آپ پر حملہ آور ہوئے تو آپ نے مدینہ کے سرداروں سے اس بارہ میں مشورہ کیا اس موقع پر حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ اور بعض اکابر صحابہ نے مشورہ دیا لیکن آپ پھر بھی فرماتے کہ مجھے مشورہ دو اس پر انصار صحابہ نے یہ محسوس کیا کہ حضور ہم سے مشوہ طلب فرما رہے ہیں چنانچہ انصار صحابہ نے بیک وقت کہا کہ معلوم ہوتا ہے کہ حضور کا اشارہ ہماری طرف ہے چنانچہ انہوں نے کہا کہ ہم حضور کے ساتھ ہیں اور ہم ہرگز حضور کو ایسا نہیں کہیں گے جیسے حضرت موسیٰ کے ساتھیوں نے کہا تھا کہ جا تو اور تیرا رب لڑتا رہے ہم تو یہیں بیٹھے ہیں ہم تو ہر حال میں آپ کا ساتھ دیں گے۔

مشورہ میں آپ ہمیشہ نرم پہلو کو اختیار فرماتے چنانچہ جب اسیران بدر کے متعلق آپ نے مشورہ طلب فرمایا تو حضرت عمرؓ نے مشورہ دیا کہ یا رسول اللہ انہیں قتل کر دیا جائے لیکن حضور پھر بھی مشورہ طلب فرماتے رہے بالآخر حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا کہ حضور ان سے فدیہ لے لیں یا انہیں معاف فرما دیں چنانچہ حضور ﷺ نے حضرت ابوبکر کے مشورہ کو قبول فرمایا۔

بعض دفعہ حضور ﷺ ازواج مطہرات کے مشوروں کو بھی قبول فرما لیا کرتے تھے چنانچہ صلح حدیبیہ کے موقعہ پر جب صلح کی شرائط کی وجہ سے بعض صحابہ دلگیر ہو چکے تھے اور آنحضرت ﷺ کے اس ارشاد پر کہ اٹھو اور قربانی کرو آپ کی محبت کی وجہ سے صحابہ پس و پیش میں تھے اس موقعہ پر آپ کی زوجہ مطہرہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے مشورہ دیا کہ حضور یہ صحابہ آپ کے نافرمان نہیں ہیں یہ تو صلح کی شرائط کے صدمے کی وجہ سے نڈھال ہیں آپ اپنی قربانی لیجئے اور اس کو ذبح کیجئے اور اپنے سر کو منڈائیے یہ خود بخود آپ کی پیروی کریں گے چنانچہ حضور ﷺ نے اس مشورہ کو قبول فرمایا اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ تمام صحابہ دیوانہ وار اپنی قربانیوں کی طرف لپکے اور دل و جان سے آپ کی پیروی کی۔

خطبہ جمعہ کو جاری رکھتے ہوئے حضور انور نے مشوروں کے متعلق آنحضرت ﷺ کی سیرت طیبہ کے بعض اور پہلو بیان فرمائے اور پھر فرمایا حدیث میں آتا ہے کہ المستشار موتمن اس سے ہم کو یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ ایک تو مشورے سوچ سمجھ کر دینے چاہئیں اور دوسرے شوریٰ کے امور کو امانت سمجھتے ہوئے اس کو اپنے سینوں میں محفوظ رکھنا چاہئے اللہ تعالیٰ ہم سب کو آنحضرت ﷺ کے اس خلق پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

خریداران "بدر" سے گزارش

کیا آپ نے "بدر" کا سالانہ چندہ خریداری ادا کر دیا ہے؟ اگر نہیں تو براہ کرم اپنی مقامی جماعت کے سیکرٹری مال یا نمائندہ "بدر" کو ادا فرما دیں یا براہ راست دفتر بدر کو بذریعہ منی آرڈر یا بینک ڈرافٹ ارسال فرمائیں۔ تا کہ آپ کا بدر مستقل جاری رہے۔

(مینجر بدر)

حضرت احمد سرہندی مجدد الف الثانیؒ کے شہر ''سرہند'' پنجاب میں صوبہ پنجاب کی چوتھی سالانہ کانفرنس ☆مسجد کا افتتاح ☆صوبہ کے قرب و جوار سے 10000 افراد اور علاقہ کے MLA صاحبان کی شرکت ☆جماعت کے علماء کرام اور دیگر مذاہب کے سکالرز کی تقاریر ☆جماعت احمدیہ کی طرف سے فری میڈیکل کیمپ کے ذریعہ 4600 مریضوں کا مفت علاج

مورخہ ۱۳ فروری کو صوبہ پنجاب کے شہر ''سرہند'' میں جہاں مجدد الف الثانی حضرت احمد سرہندیؒ کا مبارک مزار ہے ایک روزہ چوتھی کانفرنس منعقد ہوئی۔ اس دوران سرہند شہر میں نئی مسجد و مشن ہاؤس کا افتتاح مکرم ڈاکٹر محمد عارف صاحب قائم مقام ناظر اعلیٰ نے فرمایا۔ اس کانفرنس کا اعلان دو دن قبل مقامی اخبارات میں ہوا۔ اسی طرح سرہند شہر میں اسکی تشہیر کی گئی۔ قرب و جوار سے احمدی نومبائعین کے علاوہ قادیان سے ۴۰۰ کے قریب مرد و زن شریک ہوئے۔ سرہند شہر قادیان سے ۲۱۰ کلومیٹر کی دوری پر واقع ہے۔

کانفرنس کی کاروائی مکرم ڈاکٹر محمد عارف صاحب قائم مقام ناظر اعلیٰ قادیان کی زیر صدارت ٹھیک ۱.۳۰ بجے شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن مجید اور پنجابی ترجمہ کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام مکرم سفیر احمد صاحب شمیم نے پڑھا۔ بعدہ مکرم مولانا ظہیر احمد صاحب خادم ناظر دعوت الی اللہ بھارت نے مسلم جماعت احمدیہ انٹرنیشنل کا تعارف کرایا۔ اور ساتھ ہی سرہند شہر کی خصوصیات بیان کیں اور بتایا کہ احمدیہ جماعت صرف پنجاب میں ہی نہیں بلکہ ساری دُنیا میں پیشوایان مذاہب کے جلسے کرتی ہے۔ تا لوگ آپسی پیار و محبت سے رہ کر ایک دوسرے کے دُکھ درد کو پہچانیں۔ اس کے بعد محترم مولانا محمد حمید کوثر صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد نے مختلف مذاہب کی کتب کی روشنی میں رشی منی اوتار کے حوالوں سے انسانی پیدائش کا مقصد بیان کیا۔ بعد ازاں مکرم دھرم سنگھ صاحب سود M.L.A املوہ نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ ہمارا بھارت ایک سیکولر ملک ہے۔ سب بھائی بھائی ہیں اور سرہند کے احمدی احباب کو اس کانفرنس کی مبارکباد پیش کی ان کی تقریر کے بعد ان کو اعزاز دیا گیا۔ بعد ازاں مکرم فادر عنایت صادق صاحب نے اپنی تقریر میں بتایا کہ جماعت احمدیہ ایک امن پسند جماعت ہے نیز انجیل کے حوالوں سے پیار و محبت سے رہنے کی تعلیم کا ذکر کیا۔ اس کے بعد محترم مولانا گیانی تنویر احمد صاحب خادم نے پیشوایان مذاہب کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے اپنی تقریر میں قرآن کریم اور دیگر مذاہب کی کتب کے حوالوں سے امن و سلامتی کی تعلیم کا خلاصہ بیان فرمایا۔ اور آپ کی تقریر کے بعد مکرم ڈاکٹر ہربنس لال ایم ایل اے سرہند نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ آج کل لوگ مسلمان سے خوف کھاتے ہیں۔ آپ یہاں اس پنڈال میں دیکھیں اور اس اسٹیج پر دیکھیں کہ جماعت احمدیہ نے اس کانفرنس میں بلا لحاظ مذہب و ملت ہر مذہب کے نمائندہ کو بلایا اور بٹھایا ہے اور ہر ایک کو پیار و محبت کی تعلیم دیتا ہے۔ اس لئے ہم سب کو محبت پیار سے رہنا ضروری ہے۔ موصوف نے جماعت کی طرف سے اس جلسہ کے انعقاد کا شکریہ ادا کیا۔ بعد ازاں ایم ایل اے اور ڈاکٹر محمد عارف صاحب اور صدر صاحب سرہند کے ہاتھوں جماعت احمدیہ کی طرف سے بلا امتیاز مذہب و ملت بیوگان اور یتیم بچیوں میں سلائی مشینیں تقسیم کی گئیں۔ ازاں بعد قادیان سے آئے خدام نے قومی ترانہ خوش الحانی سے سنایا اس ترانہ کے بعد محترم پنڈت سوراج پرکاش جی جو ہوشیار پور سے تشریف لائے تھے نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ ان کی تقریر کے بعد محترم بھائی بلدیو سنگھ جی ہیڈ گرنتھی گوردوارہ فتح گڑھ صاحب سرہند نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ تمام مذاہب کے پیر فقیر رشی منی نے ایک ہی تعلیم دی ہے وہ ہے آپس میں پیار و محبت سے رہیں۔ سب کا خدا ایک ہے۔ اس کے بعد راما منڈی سے آئے ہوئے ایک سکھ دوست نورنگ سنگھ صاحب نے اس جلسہ کی کارروائی سے متاثر ہو کر صدر جلسہ سے وقت لیکر اپنے خیالات کا اظہار یوں کیا کہ مجھے یہ جلسہ دیکھ کر بہت خوشی ہوئی۔ سب کو اللہ تعالیٰ پیار و محبت سے رہ کر قوم کی خدمت کی توفیق دے۔ بعد ازاں مہمان خصوصی ڈاکٹر محمد عارف صاحب نے دینی امتحان میں پنجاب بھر میں اول دوم و سوم آنے والے بچے بچیوں میں انعامات تقسیم کئے۔ اس تقریب کے بعد محترم مولانا ظہیر احمد صاحب خادم نے تقریر کی جس میں موصوف نے جماعت احمدیہ کے خلاف ہو رہے مظالم کا ذکر کیا۔ اس کے بعد موصوف نے سرہند شہر کے محکمہ کے تمام افسران بالا کا شکریہ ادا کیا۔ بعد دُعا یہ کانفرنس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔

اس کانفرنس کی ایک خاص بات یہ ہے کہ یہاں موسم ایک ہفتہ سے خراب تھا اور جس جگہ جلسہ کرنا تھا اس گراؤنڈ میں پانی ہی پانی تھا۔ سرہند کے نومبائعین نے بالٹیوں کے ذریعہ پانی نکال کر جلسہ گاہ کو تیار کیا۔ اچانک پھر تیز بارش ہوگئی اور اولے پڑے۔ مگر جماعت کے نو احمدی احباب ہمت نہیں ہارے نومبائعین اور قادیان سے آئے 40 خدام جو کانفرنس میں شرکت کرنے اور انتظامات کیلئے وقت سے قبل آئے تھے سب نے ملکر 2 گھنٹوں میں سارا پانی بالٹیوں کے ذریعہ نکال کر جلسہ گاہ کو خشک کر دیا اور پورے گراؤنڈ میں رات آٹھ بجے تک ریت پھیلا کر جلسہ گاہ تیار کیا دوران جلسہ موسم خوشگوار رہا اور جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا اللہ تعالیٰ اس کار خیر میں حصہ لینے والے خدام اور نومبائعین کو جزائے خیر دے جلسہ کے اگلے دن سے پھر بارش شروع ہوگئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت اقدس میں موسم کی بہتری کیلئے دعا کیلئے لکھا گیا۔ حضور انور کی دُعاؤں کو اللہ تعالیٰ نے شرف قبولیت عطا فرمایا اور صرف کانفرنس کے دن موسم بہت خوشگوار رہا۔ اس موقعہ پر جماعت کی طرف سے 4600 مریضوں کا مفت علاج کیا گیا اس سلسلہ میں مکرم ڈاکٹر دلاور خان صاحب اور مکرم ڈاکٹر شمس الدین صاحب اور ان کے رفقاء نے بھرپور تعاون فرمایا۔

(سید وسیم احمد تیماپوری نمائندہ رسالہ انصار اللہ قادیان)

جماعت احمدیہ کالیکٹ کی تبلیغی و تربیتی سرگرمیاں

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ کالی کٹ اور اس کی ذیلی شاخیں تعلیمی تربیتی اور تبلیغی مہم میں بہت سرگرم ہیں۔ ہر ہفتہ ایک دفعہ مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے اور ہر دو ہفتہ میں ایک دفعہ مجلس انصار اللہ کی طرف سے اور لجنہ اماء اللہ کی طرف سے مہینہ میں ایک دفعہ باقاعدگی سے تربیتی اجلاسات منعقد ہوتے ہیں۔ ہر ہفتہ مجلس اطفال الاحمدیہ اور واقفین نو بچوں بچیوں کی تعلیمی کلاسیں ہوتی ہیں۔

گھریلو ملاپ: کالی کٹ شہر کے مختلف محلہ جات میں آباد احمدی گھرانوں میں گھریلو ملاپ کے نام سے ہر محلہ کے ایک گھر میں اُس محلہ کے تمام احمدی گھرانوں کے احباب و مستورات اور بچگان جمع ہوتے ہیں اور محترم امیر صاحب کی زیر صدارت ہونے والے اس اجلاس میں خاکسار کے علاوہ قائد خدام الاحمدیہ اور دیگر عہدیداروں اور مکرم مولوی ظفر احمد صاحب مبلغ محلہ ماتوٹم تربیت کے مختلف پہلوؤں پر تقریر کرتے ہیں یہ انتظام تربیتی لحاظ سے بہت مفید ثابت ہو رہا ہے۔

تبلیغ: مجالس خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ انفرادی تبلیغ تقسیم لٹریچر وغیرہ مہموں میں منہمک رہتے ہیں۔

پبلک تبلیغی جلسے: شہر کالیکٹ کے مختلف محلہ جات اور شہر کے مضافات میں ہر ہفتہ بروز سوموار اور منگلوار تبلیغی جلسہ عام کا بھی انتظام کیا گیا۔ جس کے تحت اب تک مندرجہ ذیل محلہ جات میں پبلک جلسے نہایت کامیابی کے ساتھ منعقد ہوئے۔

پہلا تبلیغی جلسہ: 31 جنوری کو بعد نماز مغرب و عشاء Kuttichira میں محترم A.P کنجامو صاحب امیر جماعت احمدیہ کالیکٹ کی زیر صدارت ہوا خاکسار نے اور مکرم AM سلیم صاحب نے تقریر کی۔

دوسرے دن اسی مقام میں مکرم K.M احمد کویا صاحب سیکرٹری اُمور عامہ کی زیر صدارت ہوئے جلسہ کو مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب اور مکرم مولوی ناصر احمد صاحب نے مخاطب کیا۔

مورخہ 7 فروری کو Idiyankara مقام میں مکرم احمد کویا صاحب کی زیر صدارت ہوئے جلسہ عام میں مکرم محمد سلیم صاحب اور مکرم مولوی محی الدین کٹی صاحب نے تقریر کی اسی مقام میں دوسرے دن خاکسار کی زیر صدارت منعقدہ جلسہ میں خاکسار کے علاوہ مکرم مولوی ظفر احمد صاحب اور مکرم مولوی ناصر احمد صاحب نے تقریر کی۔

مورخہ 14 فروری بروز سوموار خاکسار کی زیر صدارت جلسہ عام میں خاکسار کے علاوہ مکرم مولوی ظفر احمد صاحب اور مکرم مولوی M.P محمد صاحب (نو احمدی عالم) نے مخاطب کیا دوسرے دن اسی مقام میں زیر صدارت احمد کویا صاحب مکرم مولوی ناصر احمد صاحب مکرم محمد سلیم صاحب اور خاکسار نے تقریر کی۔ مورخہ 21 فروری بمقام Vellargil زیر صدارت مکرم امیر صاحب مکرم مولوی محی الدین کٹی اور خاکسار نے تقریر کی۔ دوسرے دن احمد کویا صاحب کی زیر صدارت مکرم مولوی ناصر احمد صاحب اور مکرم مولوی ناصر صاحب نے تقریر کی۔ مورخہ 28 فروری کو اسی مقام پر مکرم محمد کویا صاحب کی زیر صدارت مکرم مولوی ظفر احمد صاحب اور مکرم مولوی ناصر احمد صاحب نے تقریر کی۔ ان پبلک جلسوں میں وفات مسیح حقیقت ختم نبوت صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام ظہور امام مہدی کیلئے آخری زمانہ کی علامات اور اُن کا پورا ہونا خروج دجال اور ظہور یاجوج ماجوج خدا تعالیٰ کے قہری نشانات اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے انتباہ وغیرہ عنوانوں پر تقاریر ہوتی رہیں۔ ہر محلہ میں احمدیوں کے علاوہ غیر احمدی احباب بھی کثیر تعداد میں حاضر ہوتے رہے۔ یہاں کے اخباروں میں ان جلسوں کے بارے میں اطلاعات شائع ہوتی رہیں۔

دیگر: مورخہ 20 فروری کو یوم مصلح موعود کے سلسلہ میں ایک شاندار اجلاس مسجد احمدیہ میں زیر صدارت مکرم امیر صاحب منعقد ہوا۔ مکرم مولوی محی الدین صاحب کٹی معلم مکرم عیسیٰ کویا صاحب سیکرٹری تعلیم مکرم محمد سلیم صاحب ایڈیٹر ستیہ دوتن مکرم احمد سعید صاحب زعیم انصار اللہ مکرم مولوی ظفر احمد صاحب اور خاکسار نے پیشگوئی مصلح موعودؓ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے تقریر کی کثیر تعداد میں احباب و مستورت اور بچگان نے شرکت کی سب کی چائے سے تواضع کی گئی۔ مورخہ 25 فروری بروز جمعہ جماعت احمدیہ پتہ پریم کے زیر اہتمام بازار میں دو روزہ جلسہ عام مکرم محمد علی صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت منعقد ہوئے پہلے دن مکرم مولوی ایم پی محمد صاحب اور مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب اور دوسرے دن مورخہ 26 فروری بروز ہفتہ خاکسار اور مکرم مولوی محی الدین کٹی صاحب نے تقریر کی۔ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر کوششوں کو قبول فرمائے اور بہتوں کو ہدایت نصیب فرمائے۔ آمین۔

(محمد عمر مبلغ انچارج کیرلہ کالیکٹ)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے ساتھ منعقدہ

مجلس سوال و جواب

بتاریخ 22ردسمبر 1995ء

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے ساتھ منعقدہ پروگرام 'ملاقات' 22ردسمبر 1995ء سے ایک سوال اور اس کا جواب اپنی ذمہ داری پر ہدیۂ قارئین ہے۔ (مدیر)

سوال: کیا انسان کی ہاتھ کی لکیروں کا بھی کوئی مقصد ہے۔ اور ان لکیروں کے بدلتے رہنے میں کیا کوئی معنی پوشیدہ ہیں؟

جواب: حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے اس کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ: ہاتھ کی لکیریں بدلتی کوئی نہیں...... ہاتھ کی لکیریں اُسی طرح رہتی ہیں۔ جس طرح انگوٹھے کی لکیریں تبدیل نہیں ہوتیں۔ اگر یہ لکیریں تبدیل ہوتی رہتیں تو پھر انگوٹھے کے Impression کا اور اس کے نشان کا اعتبار ہی اُٹھ جاتا۔ اس لئے اب تو بعض جگہ مزید ضرورت کے۔لئے پورے پنجے کا نشان بھی لیتے ہیں۔ اور بہت سی ایسی سہولتیں مل گئی ہیں کہ خون کے لحاظ سے کئی لحاظ سے قطعیت کے ساتھ فیصلے ہو جاتے ہیں مگر مجھے یاد ہے ایک زمانے میں پورا ہاتھ کا نقش بھی لے لیا جاتا تھا۔ اور اب آپ یہ دیکھ لیں کہ لکیریں تو نہیں بدلتیں اور قسمت بدل جاتی ہے۔ ان معنوں میں کہ انسان کو ایک وقت ہدایت نصیب ہو جاتی ہے۔ اس کا مقدر ہی تبدیل ہو جاتا ہے۔ اور قسمت کا جو تدبیر کے ساتھ تعلق ہے یہ ایک ایسا رشتہ ہے جو کسی وقت کچھ دکھا سکتا ہے، کسی وقت کچھ دکھا سکتا ہے۔ یہ ساری باتیں ہاتھ میں اگر جمی ہوئی چیزوں کے طور پر آ جائیں تو پھر انسان با اختیار رہا ہی نہیں۔ پھر اس کو شعور عطا ہونا، اس کو اختیار عطا ہونا، جو چاہے کرے، مَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ۔ یہ سارا مضمون ہی ختم ہو جاتا ہے۔

علاوہ ازیں آنحضرت ﷺ نے لعنت ڈالی ہے اُس پر جو ہاتھ دکھاتا ہے اور ہاتھ دیکھتا ہے اور سختی سے منع فرمایا ہے۔

جہاں تک ہاتھ سے یا چہرے سے یا پاؤں سے مزاج شناسی کا تعلق ہے یہ درست ہے۔ لیکن ان کا لکیروں سے کوئی تعلق نہیں اور وہ ایسی علامتیں ہیں جو بدلتی بھی رہتی ہیں اور ایسی علامتیں جن سے بعض دفعہ ان کی ابویّت کا پتہ چلتا ہے۔ اس شخص کے ماضی کا پتہ چلتا ہے، مستقبل کا نہیں۔ چنانچہ بعض لوگ ان روایات کو پیش کر کے اس سے استنباط کرتے ہیں۔ اس سے یہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتے ہیں کہ ہاتھ کی لکیریں بھی تھیں۔

آنحضرت ﷺ نے پاؤں دیکھ کر جانچنے والوں کے متعلق کوئی لعنت نہیں ڈالی۔ ایک مرّوجہ طریق تھا عرب میں۔ لیکن پاؤں کو اب بھی آپ بغور دیکھیں تو پاؤں اس کے ماں باپ کی شناخت میں صاف مدد دیتے ہیں۔ بچوں کے دو قسم کے پاؤں ہوتے ہیں۔ یا ماں پر ہوتا ہے یا باپ پر۔ کوئی بھی عضو ایسا نہیں ہے جو اتنی واضح شناخت دکھاتا ہو جتنی پاؤں کی شناخت ہے۔ اگر FLAT FOOTED ہیں تو وہ اسی طرح دھبے کے دھبے یا باپ سے ملیں گے یا ماں سے ملیں گے۔ اور ان کے سٹائل دیکھ کر فوراً پتہ چل جاتا ہے کہ ماں کا ہے یا باپ کا۔ تو بعض عرب یہ دیکھا کرتے تھے کہ یہ اپنے باپ کی اولاد ہے کہ نہیں۔ یہ رواج تھا۔ وہ چہرے کی بجائے پاؤں پر انحصار کیا کرتے تھے۔ یہ رواج ہوں یا اس قسم کے اور رواج جن کا مزاج شناسی سے تعلق ہو یا ماضی سے تعلق ہو وہ ممنوع نہیں ہیں۔ تو آئندہ کی مقدر کی لکیریں بنتی نہیں ہیں۔

اب قیافہ شناسی جس کا ذکر ملتا ہے، حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی فرمایا ہے وہ بالکل درست ہے۔ چہرے کے آثار دیکھ کر اس کے دل کی نیکی، اس کی سچائی یہ ساری باتیں انسان پڑھ لیتا ہے۔ باوجود اس کے کہ نقوش سے اس کا تعلق نہیں ہے، کسی لکیر سے تعلق نہیں۔ یہ جو بات کرتے ہیں غیر طبعی ہے۔

یہ لکیریں جو پیدائش میں مٹھی بند ہونے سے بنتی ہیں اس کا ماں باپ سے بھی کوئی تعلق نہیں۔ ماں باپ کی لکیریں وراثتاً نہیں ملا کرتیں۔ یہ اپنی ذاتی لکیریں ہیں۔ یہ بچے کے مٹھی کے بند ہونے کی حالت سے تعلق رکھتی ہیں اور اس حالت میں نو مہینے کے اندر وہ لکیریں جب سے ہاتھ بننے شروع ہوئے وہ خاص رنگ اختیار کر لیتی ہیں۔

لیکن جو قیافہ شناسی ہے اس میں بھی یہ یاد رکھیں کہ باوجود اس کے کہ یہ مستقبل کی بات نہیں یہ انسانی مزاج کو پڑھنے کی بات ہے۔ اس کا علم غیب سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ وہ بھی لکیروں پر مبنی علم نہیں ہے۔ وہ ہر شخص کی نیکی، اس کی سچائی، اس کا جھوٹ، ﴿سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ﴾ کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔ قرآن کریم سے ثابت ہے اہل جہنم کے بھی سِيْمَاهُمْ ہوں گے اور اہل جنت کے بھی سِيْمَاهُمْ ہوں گے۔ تو وہ تو آپ دیکھ لیں، کسی نیک دل صاف آدمی کو دیکھیں بعض دفعہ غیر احمدی مولوی جو ہیں ان میں بھی بڑے اچھے اچھے شریف النفس چہرے دکھائی دیتے ہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ ان تک اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام پہنچے تو ضرور قبول کریں گے۔ اس سے مجھے یہ بھی ضمناً خیال آیا، یہ فائدے کی بات ہے کہ سارے مولویوں کو بحیثیت مجموعی ردّ کر دینا یہ جائز نہیں ہے یعنی علماء میں بہت ایسے ہیں جو سادہ ہیں۔ بدزبان بھی نہیں ہیں۔ عادۃً شریف ہیں۔ علم تھوڑا ہے اور اپنے علماء کی باتیں سن کر خاص نہج پر چل پڑے ہیں۔ مگر ان کے چہرے سے ابھی تک سعادت کے نشان ظاہر ہوتے ہیں اور اس کا تعلق ان کی دلی کی سوچوں سے ہے۔ ان نشانیوں سے ہے جن کے لئے کوئی معیّن قانون نہیں ہے۔ قانون تو ہے لیکن معین ایسا ظاہری علم نہیں ہے۔ ان کی شناخت کے طریق بتا دیئے۔ یہ فطرت سے تعلق رکھتا ہے یہ مضمون۔ ﴿خَلَقَ الْاِنْسَانَ. عَلَّمَهُ الْبَيَانَ﴾ (الرحمن: 5-4) میں یہ بھی شامل ہے اور اس بیان کے ذریعہ جو چہرے سے مزاج شناسی ہوتی ہے اسی کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی صداقت کی تائید میں پیش فرمایا اور تصویر کی اس غرض سے اجازت دیدی کہ جو لوگ دیکھیں گے اور جو مزاج شناس لوگ ہیں، چہرہ دیکھ کر صاف پتہ کر لیں گے کہ سچا ہے۔ یہ جو بات ہے یہ خود سچائی کی علامت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ خیال آ ہی نہیں سکتا تھا اگر دل میں آپ کو اپنی سچائی کا ایسا یقین نہ ہوتا کہ میرے چہرے پر اس سچائی نے اثرات پیدا کر دیئے ہیں اور بہت سے ہیں جو یہی دیکھ کے ایمان لے آتے ہیں۔ افریقہ سے تو کئی خط آتے رہتے ہیں۔ ایک شخص نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر کو دیکھا۔ پوچھا یہ کون ہے۔ اور اندر آیا۔ پتہ لگا کہ یہ تو جھوٹی نہیں ہو سکتی۔ تو تصویر دیکھ کر شناخت ہو سکتی ہے تو چہرہ دیکھ کر کیوں نہیں ہو سکتی۔

❀❀❀❀❀

ناروے کے اخبار (AKERAVIS/GRORUDDALEN) میں جلسہ سالانہ ناروے کا تذکرہ

(مرسلہ: محمود ایاز۔ سیکرٹری امور خارجہ۔ ناروے)

ذیل میں جماعت احمدیہ ناروے کے جلسہ سالانہ 2000 کے حوالہ سے جو خبر اخبار AKERAVIS /GRORUDDALEN کی 29 ستمبر کی اشاعت میں شائع ہوئی اس کا اردو ترجمہ قارئین کی دلچسپی کے لئے پیش ہے۔

رومن سکول میں جماعت احمدیہ ناروے کا جلسہ سالانہ

عقیدہ اور روحانیت کے لئے اجتماع

جماعت احمدیہ ناروے نے رومن سکول میں بائیسواں جلسہ سالانہ منعقد کیا ہے۔ یہ دو دن عقیدہ روحانیت اور باہمی اخوت کے لئے مخصوص ہیں۔

فہیم سہیل جو کہ جلسہ سالانہ کے منتظم اعلیٰ اور سیکرٹری اطلاعات ہیں بیان دیتے ہیں کہ ہمارا بنیادی اصول ہے "محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں" ہم زن و مرد بچوں سمیت 900 افراد محض اس غرض کے لئے اکٹھے ہوئے ہیں تا کہ ہم عقیدہ اور مذہب پر خاص توجہ دے سکیں۔

اس جلسے کا انعقاد جماعتی روایت ہے جس کا آغاز حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قادیان میں 1891ء میں کیا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مطمح نظر یہ تھا کہ روحانی اقدار کو فروغ حاصل ہو اور مذہب اسلام میں جو بد رسومات رواج پکڑ چکی تھیں ان کا خاتمہ ہو۔ جماعت احمدیہ اسی مقصد کے لئے سرگرم عمل ہے۔

Truls Bolstad جنہوں نے 1957ء میں اسلام قبول کیا ہے کہتے ہیں کہ ہم دنیا پر یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ اسلام امن اور آشتی کا مذہب ہے۔

1974ء جب سے جماعت احمدیہ ناروے رجسٹرڈ ہوئی ہے بولستاد اس وقت سے لے کر 2004ء کی موسم بہار تک جماعت احمدیہ ناروے کے قائد رہے ہیں۔ جس تیزی کے ساتھ جماعت احمدیہ ناروے کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے وہ اس امر پر فخر محسوس کرتے ہیں۔ ہمارا اجتماعی دائرہ کار بڑھا ہے اور اس کے ساتھ اجتماعی زندگی مضبوط ہوئی ہے اور ہم سب مل کر مشترکہ مقصد کے حصول کے لئے مصروف کار ہیں۔ بولستاد بیان دیتے ہیں۔

جماعت احمدیہ ناروے اسلام میں مغربی اقدار کی چھاپ لئے ہوئے ایک معتدل اور متوازن جماعت کے طور پر پہچانی جاتی ہے۔ ان کی خواہش ہے کہ مرد و زن کو مساوی حقوق حاصل ہوں۔ شادی بیاہ کے معاملات میں فریقین کو انتخاب میں آزادی حاصل ہو اور انسانوں کو یکساں آزادی کے بنیادی حقوق حاصل ہوں۔

تجدید دین

بولستاد کہتے ہیں کہ ہم دہشت گردی اور جنگ کے خلاف مصروف عمل ہیں۔ جلسہ سالانہ کے موقع پر جہاد کے بارہ میں ایک نمائش کا بھی انتظام تھا جس کو اراکین جماعت نے اس خاص موقعہ کے لئے ترتیب دیا تھا۔ لفظ "جہاد" لغت کے مطابق مفہوم ہے نفسانی اور شیطانی تحریکات کے خلاف جدوجہد جس کے نتیجہ میں ایک بہتر انسان ابھر کر سامنے آتا ہے۔ نمائش تشدّد اور دہشت گردی کی تصاویر اور تحریرات پر مشتمل تھی مثلاً بسلان میں تشدد کا شکار ہونے والے انسان اور ورلڈ ٹریڈ سنٹر میں دہشت گردی کے شکار زخمی اور مجبور لوگ۔

بولستاد کہتے ہیں ہماری شناخت اسلام میں صرف ایک اصلاحی تحریک کے طور پر ہے۔ ذرائع ابلاغ میں جس طرح اسلام کو توڑ مروڑ کر پیش کیا جاتا ہے کہ معاشرے میں کچھ گروہ جنگ وجدل اور تشدد کے ذریعے امن کو تہ و بالا کرتے ہیں اس کے برعکس ہم اپنا دفاع بالکل مختلف انداز سے کرتے ہیں۔ (وہ کہتے ہیں)

ہم بھی جہاد کرتے ہیں اور احمدیہ جماعت کے نزدیک جہاد کا مطلب ہے اپنا دفاع اور ہمارے اپنے دفائی آلات ہیں۔ ہم تلوار اور جنگی آلات کی بجائے نیک کاموں، امن، اشاعت اور روحانی قوتوں کے ساتھ اپنا دفاع کرتے ہیں۔ بولستاد بتاتے ہیں۔

آزادی اور مساوات

سعدیہ جاوید صاحبہ جو عورتوں کی تنظیم کی سربراہ ہیں کہتی ہیں کہ عورتوں اور مردوں کا جلسہ سالانہ کے موقعہ پر علیحدہ علیحدہ انتظام ہے اور اس پر سختی سے عملدرآمد ہو رہا ہے۔ عورتوں کو جماعت احمدیہ میں ایک امتیازی اور اہم مقام حاصل ہے۔ بے شک نان و نفقہ مہیّا کرنے کی ذمہ داری مردوں پر ہے اس کے باوجود عورتیں ملازمت اور پیشہ ورانہ زندگی میں بھی شامل ہیں۔

RUNE TOKLE جو کہ لیبر پارٹی کے نمائندہ ہیں نے کہا کہ مسلمان ناروے میں ایک اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ نیز موصوف نے JENS STO LTENBERG کی طرف سے پیغام دیا کہ جماعت احمدیہ ناروے کا نہایت اہم کردار ہے۔ آپ دیگر مذاہب کے درمیان ربط اور باہمی اتحاد قائم کرنے کے لئے کوشاں ہیں۔ اس کے علاوہ جماعت احمدیہ ناروے کو لورن سکوگ ڈسٹرکٹ کے میئر اوگے تھوان اور TORUN SKOTEVIK جو کہ آرس ہیوس لیبر پارٹی کی عورتوں کے گروپ کی نمائندہ ہیں کی میزبانی بھی حاصل تھی۔ ان دونوں مہمانوں نے اپنی تقاریر میں اس بات پر زور دیا کہ منافرت اور بے انصافی کے برعکس معاشرے میں آزادی، مساوات اور باہمی یکجہتی کتنی ضروری ہے۔ Tovan نے کہا جہاں تک اس مقصد کے حصول کا تعلق ہے احمدیہ جماعت صحیح راستے پہ گامزن ہے۔ ☆☆☆☆

وصایا

منظوری سے قبل وصایا اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر مطلع کرے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر 15433:: میں امۃ الوسیع شمائلہ زوجہ مبارک احمد صاحب قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 27 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان۔ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 28.9.04 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ زیورات طلائی:۔ ایک ہار اور کانٹے ایک جوڑی وزن 16.650 گرام 23 کیرٹ۔ بالیاں ایک جوڑی ایک انگوٹھی وزن 6.340 گرام 23 کیرٹ۔ کوکے تین عدد۔ وزن 0.450 گرام 22 کیرٹ۔ لچھا ایک عدد وزن 3.040 گرام 22 کیرٹ۔ اندازاً قیمت زیورات طلائی -/14120 روپے۔ حق مہر 21000 روپے بذمہ خاوند۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت اکتوبر .04 سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد مبارک احمد چیمہ قادیان — الامۃ امۃ الوسیع شمائلہ — گواہ شد جاوید اقبال چیمہ قادیان

وصیت نمبر 15434:: میں شگفتہ رفیق بنت رفیق احمد مالاباری قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 24 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 9.10.04 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ لاکٹ طلائی 10 گرام قیمت اندازاً 6000 انگوٹھی 5 گرام قیمت اندازاً 3000 زیورات 23 کیرٹ کے ہیں اس کے علاوہ فی الحال کوئی منقولہ اور غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3440 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد رفیق احمد قادیان — الامۃ شگفتہ رفیق — گواہ شد۔ عبدالمومن راشد قادیان

وصیت نمبر 15435:: میں عزیز احمد اسلم ولد شکیل احمد سہانپوری قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 33 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 10-10-04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ والدین بفضلہ تعالیٰ حیات ہیں۔ ذاتی غیر منقولہ جائیداد میں چار مرلہ زمین ننگل باغبان خسرہ نمبر 12R/18/1 جس کی اندازاً قیمت 40000 روپے ہوگی۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3589 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت 1.11.04 سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد محمد انور احمد قادیان — العبد عزیز احمد سہارنپوری — گواہ شد محمد وسیم خان قادیان

وصیت نمبر 15436:: میں ناصرہ پروین بنت شیخ عبدالقدیر صاحب درویش قادیان قوم احمدی پیشہ طالب علم عمر 27 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 18.10.04 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ایک انگوٹھی طلائی 23 کیرٹ وزن 2.760 گرام اندازاً قیمت 1650.00 ایک انگوٹھی طلائی نگ والی 22 کیرٹ 1.100 گرام قیمت اندازاً 640.00 بالیاں ایک جوڑی 22 کیرٹ 1.520 گرام قیمت اندازاً 880 گرام کوکا ایک عدد 22 کیرٹ 1.240 گرام قیمت 710 روپے۔ کل میزان: 3880 روپے زیور نقرئی چین مع ہار انگوٹھی بالیاں ایک جوڑی۔ ایک جوڑی ٹاپس مزید ایک انگوٹھی و چین لاکٹ ایک عدد وزن 21.910 گرام اندازاً قیمت -/231 روپے (10.50 گرام) میرا گذارہ آمد از ٹیوشن ماہانہ 3500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت اکتوبر .04 سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد۔ شیخ عبدالقدیر قادیان — الامۃ ناصرہ پروین — گواہ شد ناصر وحید قادیان

وصیت نمبر 15437:: میں ناصر وحید ولد شیخ عبدالقدیر صاحب قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 33 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 18.10.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری ذاتی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ والدین حیات ہیں۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3030 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد شیخ عبدالقدیر قادیان — العبد ناصر وحید — گواہ شد۔ جاوید اقبال چیمہ قادیان

وصیت نمبر 15438:: میں حمیدہ بیگم زوجہ بشیر احمد صاحب شاد قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 55 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 18.10.04. حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر 1000 روپے۔ تھا میرے خاوند محترم بشیر احمد صاحب شاد مرحوم نے اس کے بدلہ میں مبلغ 1100 روپے کا ٹیلی ویژن خرید کر دیا تھا اس 1100 کا حصہ جائیداد ادا کروں گی۔ چاندی کا زیور 40 روپے کا تھا جو کہ چند سال قبل حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کی تحریک پر اشاعت قرآن کیلئے دے دیا گیا تھا اس کا بھی 1/10 حصہ جائیداد ادا کروں گی۔ میرا گذارہ آمد از وظیفہ صدر انجمن احمدیہ ماہانہ 1695 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت نومبر .04 سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد منور احمد شاد قادیان — الامۃ حمیدہ بیگم — گواہ شد جاوید اقبال چیمہ قادیان

وصیت نمبر 15439:: میں پروین بانو زوجہ مکرم کلیم احمد صاحب ناصر قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 44 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 20.10.04 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ایک عدد گھڑی قیمت 400 روپے حق مہر بذمہ خاوند 8000 روپے۔ زیورات کی تفصیل درج ذیل ہے۔ گلے کا ہار 25 گرام 13070 روپے۔ ماتھے کا ٹکہ 7.5 گرام 2400 روپے۔ جھمکے 5 گرام 3100 روپے۔ انگوٹھی 2.5 گرام 1430 روپے۔ اس کے علاوہ منقولہ و غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت اکتوبر .04 سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد۔ کلیم احمد ناصر قادیان — الامۃ پروین بانو — گواہ شد چوہدری عبدالواسع قادیان

وصیت نمبر 15440:: میں ٹی کے مبشر احمد ولد ٹی کے شوکت علی صاحب قوم مسلم پیشہ ملازمت عمر 22 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 1/10/04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت۔ میری ذاتی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/2500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد ایس ایم بشیر الدین انسپکٹر تحریک جدید — العبد ٹی کے مبشر احمد — گواہ شد ٹی کے شوکت علی کالکولم

اخبار بدر میں اشتہارات دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

شریف جیولرز ربوہ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ

0092-4524-214750 فون ریلوے روڈ

0092-4524-212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

گلدستہ درویشان کے

وہ پھول جو مرجھا گئے

.........حکیم بدرالدین عامل بھٹہ درویش قادیان

مکرم مرزاعبداللطیف صاحب

ولد مرزامہتاب بیگ صاحب قادیان

مسجد مبارک کے سامنے احمدیہ بازار میں مدرسہ احمدیہ کی عمارت کے شمال مغربی کونہ میں ایک بڑی سی دوکان ہوا کرتی تھی۔ جواب نہیں ہے۔ اس کی جگہ اب مکرم محمد نعمان صاحب، ہلوی کاٹی شال اور خواجہ احمد حسین صاحب کی ٹیلرنگ کی دوکان ہے۔ اس دوکان میں مکرم مرزا مہتاب بیگ صاحب کا درزی خانہ ہوا کرتا تھا اور اس میں چار پانچ کاریگر ہمیشہ کام میں مشغول ہوا کرتے تھے مکرم مرزا عبداللطیف صاحب بھی اپنے والد بزرگوار کے ساتھ اسی درزی خانہ میں کام کرتے تھے۔ جنگ عالمگیر ثانی میں جب ملک میں کپڑے کی سخت مہنگائی ہوگئی تھی تو گورنمنٹ نے سستے کپڑے کے ڈپو بھی شہر اور قریہ میں کھول دیئے تھے۔ مرزا مہتاب بیگ صاحب کو بھی سستے کپڑے کا ڈپو الاٹ ہوا تھا۔ اس ڈپو کا تمام تر کاروبار مکرم مرزا عبد اللطیف صاحب ہی چلایا کرتے تھے۔

1947 میں اگر چہ صدر انجمن احمدیہ کے پاس جلسہ سالانہ اور لنگر خانہ کی معمول کی ضروریات کیلئے پانچ ہزار بوری گندم کا سٹاک موجود تھا۔ مگر جو ریا ہمارے قبضہ میں تھا ان گھروں میں بھی گندم چاول گھی تیل دالوں وغیرہ کا سٹاک موجود تھا۔ یہ سارا سٹاک اکٹھا کر کے مرزا گل محمد صاحب کے مکان (آج کل اس میں نصرت گرلز ہائی سکول ہے) میں جمع کرلیا گیا تھا۔ اور اول طور پر اسی سٹاک میں سے لنگر خانہ کی روزمرہ کی ضروریات کیلئے راشن دیا جاتا تھا اس سٹور کے انچارج ملک حشمت اللہ صاحب برادر خورد مکرم ملک صلاح الدین صاحب تھے۔ 16 نومبر 1947 کو جب ملک حشمت اللہ صاحب قادیان سے جارہے تھے تو آپ نے وقتی طور پر اس سٹور کا چارج مکرم مولوی غلام احمد صاحب ارشد کو دیدیا تھا۔ دو چار روز بعد مکرم مرزا عبداللطیف صاحب محترم ناظر صاحب اعلیٰ کا حکم لیکر آئے کہ اس سٹور کا چارج انہیں دے دیا جائے۔ اس پر مولوی غلام احمد صاحب ارشد نے یہ سٹور مکرم مرزا عبداللطیف صاحب کے چارج میں دے دیا۔ اور جب تک یہ سٹاک رہا مرزا صاحب اس کے سٹور کیپر کے طور پر کام کرتے رہے۔

لنگر خانہ اول طور پر ناظر صاحب ہیں ضیافت کی نگرانی میں تھا۔ بعد میں صدر انجمن احمدیہ نے لنگر خانہ نظارت علیا کے تحت کر دیا اور افسر لنگر خانہ الگ مقرر کردیا گیا 1952ء میں خاکسار کا تقرر بطور افسر لنگر خانہ ہوا۔ اس وقت مکرم مرزا عبداللطیف صاحب سٹور کیپر اور مکرم مرزا محمد زمان صاحب کلرک دفتر لنگر خانہ تھے یہ انتظام 30 اپریل 1956ء تک رہا۔ ازاں بعد خاکسار کو بطور ناظم جائیداد مقرر کر دیا گیا۔ اور لنگر خانہ میں افسر لنگر خانہ کی آسامی بند کر کے نگران لنگر خانہ مقرر کر دیا گیا۔ اور پہلا نگران لنگر خانہ مرزا عبد اللطیف صاحب کو مقرر کیا گیا وہ کئی سال تک اس خدمت کی توفیق پاتے رہے۔ بعد میں مکرم چوہدری عبد القدیر صاحب کو محاسب کے ساتھ ساتھ افسر لنگر خانہ بھی مقرر کیا گیا اور مکرم ممتاز احمد صاحب ہاشمی نگران لنگر خانہ مقرر ہوئے اور ایک لمبا عرصہ خدمت کی توفیق پائی۔

مرزا عبداللطیف صاحب کو نگران لنگر خانہ سے تبدیل کر کے دفتر امارت مقامی میں ایمپرسٹ کلرک لگایا گیا جہاں آپ لمبا عرصہ خدمت بجالاتے رہے 1984 میں آپ مسلسل بخار میں مبتلاء رہنے لگے جب یہ کیفیت باوجود علاج کے قابو میں نہ آئی تو یہ سمجھ کر ٹی بی کا علاج گورداسپور سول سرجن صاحب کے مشورہ سے شروع کیا گیا۔ مزید ایک سال تک علاج جاری رہا مگر کوئی فائدہ نظر نہیں آیا اور آپ کمزور ہوتے چلے گئے۔ اس فکر مندی کی حالت میں لدھیانہ C.M.C ہسپتال سے رجوع کیا گیا وہاں مختلف قسم کے ٹیسٹ ہونے کے بعد یہ رپورٹ ملی کہ ان کو T.B نہیں ہے غلط علاج ہو رہا ہے لہٰذا ان کے مشورہ پر علاج شروع ہوا۔ بخار تو اتر گیا مگر صحت بحال نہیں ہوئی کمزوری روز بروز بڑھتی چلی گئی۔ چلنے پھرنے سے بھی معذور ہوگئے اور مرزا محمود احمد صاحب انہیں اپنے گھر لے گئے انہوں نے اور آپ کی اہلیہ و بچوں نے مرزا عبداللطیف صاحب کی بہت خدمت کی۔ آپ ہر طرح علاج کے باوجود کمزوری میں بڑھتے چلے جارہے تھے۔ آخر وہ وقت مقدر آن پہنچا جس سے کسی ذی روح کو مفر نہیں اور آپ نے 30 دسمبر 1984 داعی کو لبیک کہا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔ تدفین بہشتی مقبرہ میں مورخہ ۳۱ دسمبر کو ہوئی۔

آپ نے سارا عرصہ درویشی تجرد کی حالت میں گزارا آپ کی اہلیہ اور بچے 1947ء میں ہجرت کرکے پاکستان چلے گئے تھے۔ آپ ویزا پر کئی مرتبہ پاکستان جاکر بچوں سے مل آتے رہے اور آپ اہلیہ بھی متعدد مرتبہ قادیان آکر مل جاتی رہیں مگر مستقل قیام کیلئے قادیان نہیں آئیں۔ آپ نے جن جن دفاتر میں بھی کام کیا نہایت ذمہ داری اور دیانت سے کیا اللہ تعالیٰ آپ کی خدمت کو قبول فرمائے اور آپ کی اولاد کو بھی اپنی رضاء کی راہوں پر چلائے۔ ✿

☆☆☆

معاصرین کی آراء

ہمارے لیڈران

پارلیمنٹ کے وقار کو گھٹا رہے ہیں

آج ہماری پارلیمنٹ کس حال میں پہنچ گئی ہے اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اتفاق رائے سے چنے گئے لوک سبھا کے سپیکر سومناتھ چیٹر جی کو غمزدہ دل سے یہ کہنا پڑا کہ میں اپنا عہدہ چھوڑ دینا چاہتا ہوں کیونکہ یہ میرے ضمیر کے لئے تکلیف دہ چیز بن گئی ہے۔ میری حکمت عملی کو تاناشاہی کہا جارہا ہے جبکہ میں نے اپنی ذمے داری کو اصولوں اور اپنے ضمیر کی آواز کے مطابق نبھایا ہے۔ جناب چیٹر جی نے کہا کہ بھاجپا کی قیادت والے اپوزیشن گروپ نے میری اپیلوں کو ٹھکرا کر ہاؤس کی کاروائی نہیں چلنے دی۔ کل تک وہ شخص پردھان منتری تھا اگر وہ بھی اپنے حمایتیوں کو اس کام کے لئے بھڑکانے کو چل پڑے تو کام کیسے چلے گا۔

ٹی وی چینلوں نے ایک اور روزنامے کے جرنلسٹ کی طرف سے واضح کردیا کہ ایک طرف لوک سبھا سپیکر چیٹر جی نے ہاؤس کی کاروائی چلنے دینے کی اپیل کی تو دوسری طرف جناب واجپئی بھاجپا کے ڈپٹی لیڈر شری وجے کمار ملہوترہ کو اس بات کے لئے ہری جھنڈی دیتے رہے کہ وہ اوران کے حمایتی شورشرابہ جاری رکھیں۔ پہلے وہ لوک سبھا سپیکر کی کرسی کے سامنے آکر شور مچاتے رہے حالانکہ بھی فریقین نے کچھ دن پہلے سپیکر کو یقین دہانی کرائی تھی کہ کوئی بھی ممبر اپنی کرسی چھوڑ کر ان کی چیئر کے سامنے والے مقام کے اندر داخل نہیں ہوگا۔ اس کے باوجود حکمران گروپ کی طرف جاکر انہوں نے یو پی اے کی سربراہ سونیا گاندھی کی کرسی کے آس پاس گھیرا ڈال دیا اور شورشرابہ کرنے لگے۔ اس پر کانگرس کے وزیر پرنب مکرجی اور پی چدامبرم انہیں خاموش رہنے کی اپیل کرنے ان کے پاس آئے۔ وزیر پارلیمانی امور غلام نبی آزاد نے بھی اپنی جگہ سے اٹھ کر جناب واجپئی صاحب کے پاس جا کر انہیں منانے کی کوشش کی لیکن بات نہیں بنی۔ لگتا ایسا تھا کہ اپوزیشن کے لیڈر جناب ایڈوانی کی عدم موجودگی میں جناب واجپئی اپنا رنگ دکھانے پر تلے ہوئے تھے۔ یہی وہ پس منظر ہے جس میں لوک سبھا سپیکر نے اپنا عہدہ چھوڑنے کی بات کہی تھی۔ اسے دیکھ کر دل میں یہ آتا ہے کہ ہماری پارلیمنٹ کس حالت میں پہنچ گئی ہے۔ کبھی ایسا وقت تھا جب ملک کے پہلے پردھان منتری پنڈت جواہر لال نہرو نے حکمران گروپ کے ایک ممبر کی بدنامی کی وجہ سے ہاؤس میں پرستاؤ پیش کر کے اس کی ممبری ختم کروادی تھی۔ اپنے ہی ایک نزدیکی کے ڈی مالویہ کو اس وجہ سے کیبنٹ سے ہٹا دیا تھا کہ انہوں نے ایک امیر بیوپاری کو فنڈ کے لئے چٹھی لکھی تھی۔

(کالم نگار جگجیت سنگھ آنند بحوالہ ہند سماچار 16.12.04)

آپ کے خطوط آپ کی رائے

احمدیوں پر مظالم ڈھانے میں

جب بھی کسی حکومت نے مُلّاں کا ساتھ دیا

وہ حکومت خدا کی گرفت میں آگئی

ختم نبوت کی حفاظت کرنے والے مُلّاں معصوم عوام الناس کو غلط تعلیم دے کرا کساتے اور بھڑکاتے ہیں کہ ختم نبوت کو خطرہ لاحق ہے اس لئے اس کی حفاظت کے لئے کمر کسو اور احمدیوں کو مارو پیٹو اور ان کے گھروں کو اور مسجدوں کو نقصان پہنچاؤ۔ پاکستان میں اب بھی بیسیوں معصوم احمدی جیلوں میں قید و بند کی صعوبتیں برداشت کر رہے ہیں۔ پاکستان کی طرح اب بنگلہ دیش میں بھی احمدیوں کی سخت مخالفت کی جارہی ہے انہیں مارا پیٹا جارہا ہے دھمکیاں دی جارہی ہیں احمدیوں کی مسجدوں اور گھروں کو نقصان پہنچایا جارہا ہے۔ جماعت احمدیہ کے پانچویں خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بنگلہ دیش کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ مُلّاں بہت مخالفت کر رہا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ فی الحال وہاں کی حکومت کسی حد تک خبردار ہے اور جماعت کی مساجد اور املاک کو نقصان پہنچانے سے شرپسندوں کو روک رہی ہے۔ خدا کرے کہ یہ اپنی ذمہ داریوں کو احسن رنگ میں نبھا سکیں کیونکہ جب بھی کسی حکومت شریر مُلّاؤں کا ساتھ دیا تو پھر خدا کی گرفت میں وہ حکومت ضرور آئی ہے۔ اللہ تعالیٰ بنگلہ دیش کی حکومت کی صحیح راہنمائی کرے اور اسے راہ راست پر چلنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

(محمد یوسف انور استاذ جامعہ احمدیہ قادیان)

نونیت جیولرز

NAVNEET JEWELLERS

الیس اللہ بکاف عبدہ

Manufacturers of :
All Kinds of Gold and Silver Ornaments

احمدیہ بھائیوں کیلئے خاص تحفہ یہاں چاندی و سونے کی انگوٹھیاں بھی دستیاب ہیں

Main Bazar Qadian (Pb.) Ph. (s) 220489 (R) 220233

دارالعلوم دیوبند
دہشت گردوں کو جنم دینے والا ادارہ

اتر پردیش کے دیوبندی علماء نے حال ہی میں کانگریسی لیڈروں سے ملاقات کر کے انہیں اتر پردیش ایجوکیشن بورڈ کے سالانہ امتحان میں دریافت کئے جانے والے اس سوال پر غصہ کا اظہار کیا ہے جس میں دارالعلوم دیوبند کو دہشت گردوں کو جنم دینے والا ادارہ قرار دیا گیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ یہ دیوبندی مسلک سے تعلق رکھنے والے مسلمانوں کی توہین ہے اس تعلق میں مولانا یعقوب بلند شہری، مولانا احمد ربانی، مولانا انور سمیت ایک 20 رکنی وفد نے کانگرس کے جنرل سیکرٹری ستیہ برت چترویدی اور یوپی کانگرس لیڈر سلمان خورشید سے ملاقات کر کے اپنے مسائل ان کے سامنے رکھے اس تعلق میں انہوں نے 3 نوجوانوں کی ہلاکت اور سلیم پوری علاقہ میں ایک مولوی کی گرفتاری کا حوالہ بھی دیا۔

(بحوالہ ہند سماچار جالندھر 18.3.05)

کشمیر کی برفانی سونامی سے ہوئے نقصانات

گزشتہ ماہ فروری میں کشمیر میں آنے والے غیر معمولی برفانی طوفان کے نتیجہ میں جہاں بعض دیہات برفانی طوفان کے نیچے آکر دب گئے اور جس میں 15 فٹ سے لیکر 70 فٹ تک برف گرنے کا اندازہ لگایا گیا تھا اب زراعت اور باغبانی پر اس کے نتیجہ میں ہونے والے بھاری نقصان کا اندازہ لگایا جا رہا ہے۔ ماہرین کے مطابق تیلوں کے بیجوں، دالوں، چارا، سبزیوں اور گندم جن کی کاشت ایک لاکھ ہیکٹر میں ہوتی ہے اس طوفان سے کافی حد تک متاثر ہوئے ہیں۔ اور ان فصلوں کو اب تک پچاس فیصد سے زیادہ کا نقصان ہو چکا ہے اسی طرح سیب گلاس ناشپاتی اور آلو بخارے کی زیر کاشت ایک لاکھ ہیکٹر اراضی کو بھی نقصان ہوا اخروٹ بادام اور خوبانی کے زیر کاشت 50,000 ہیکٹر زمین کو بھی نقصان کا سامنا کرنا پڑا اضلاع کی تقسیم کے مطابق شعبہ باغبانی میں ضلع اننت ناگ کے 38 ہزار ہیکٹر ضلع پلوامہ کے 30 ہزار بارہ مولہ اور بڈگام ضلع کو علی الترتیب 21 ہزار اور 26 ہزار، ضلع کپواڑہ میں تقریباً 21 اور سری نگر میں 11 ہزار ہیکٹر زمین کو نقصان اٹھانا پڑا

حکومت نے اس نقصان کو کم کرنے اور کسانوں کو معاوضہ کی ادائیگی کا وعدہ کیا ہے۔

عرب لیگ سربراہ کانفرنس اختلافات کے ماحول میں شروع ہو کر اختلافات پر ہی ختم ہو گئی۔

22/23 مارچ کو الجیریا میں ہونے والی عرب لیگ سربراہ کانفرنس اختلافات کے ماحول میں شروع ہو کر اختلافات پر ہی ختم ہو گئی۔ اس کانفرنس میں عرب لیگ کے 22 اراکین میں سے 13 کے سربراہان شریک ہوئے۔

اسرائیل کے ساتھ تعلقات اور فلسطینیوں کی کاز کی حمایت کے تعلق سے تمام ممبران ایک ایجنڈا پر متفق نہ ہو سکے۔ پھر بھی اس مرتبہ اس تعلق میں بعض ممبران کے موقف میں واضح تبدیلی آئی ہے۔

قبل ازیں عرب وزرائے خارجہ کے اجلاس میں اردن نے عرب ممالک کو یہ پیشکش کی تھی کہ وہ اسرائیل کے ساتھ اپنے تعلقات پر نظرثانی کرے اردن کی تجویز میں کہا گیا ہے کہ عرب ممالک عرب اسرائیل تصادم کو ختم کرنے اور بین الاقوامی قراردادوں کے مطابق تعلقات کو معمول پر لانے کی کوشش کریں فوجی کارروائیوں کے ذریعہ امن کا حصول ممکن نہیں ہے جبکہ دوسرے عرب ممالک اردن کی اس تجویز سے اتفاق نہیں رکھتے۔ ان کا کہنا ہے کہ اردن کی یہ تجویز قبل از وقت ہے کیونکہ یہودی ریاست نے عربوں کے شرائط پر اب تک عمل نہیں کیا ہے۔ بیشتر عرب ممالک کا کہنا ہے کہ اسرائیل نے 1967 میں جن علاقوں پر قبضہ کر لیا تھا وہ بدستور قائم ہے۔ اور نہ ہی فلسطینیوں کی ان آزاد مملکت کو تسلیم کیا گیا ہے جن کا دارالخلافہ یروشلم ہو گا۔ لیکن اردن جو اسرائیل کا قریبی دوست کہلاتا ہے اسکی کوشش تھی کہ عرب سربراہ چوٹی کانفرنس میں اسرائیل کو ایسی پیشکش کی جائے جو اس کے لئے قابل قبول ہو سکے۔ یاد رہے کہ پچھلے چار برسوں میں مصر اور اردن نے پہلی مرتبہ اپنے سفیروں کو اسرائیل بھیجا ہے۔

بلوچستان خوفناک خانہ جنگی کے دہانہ پر

پاکستان کا صوبہ بلوچستان گزشتہ کئی ماہ سے داخلی فسادات کے نتیجہ میں خوفناک صورت حال کی طرف تیزی سے بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ حکومت پاکستان کے فوجی طالبان اور القاعدہ انتہا پسندوں کے خلاف آپریشن کے نام پر وہاں مورچہ بندی کئے ہوئے ہیں۔ ایک طرف پاکستانی فوجی ہیں تو دوسری طرف نواب بگتی صاحب کے جاں باز اپنی پوزیشنیں سنبھالے ہوئے ہیں۔ حکومت کو قومی املاک خاص طور پر سوئی گیس کے سینٹر تباہ کئے جانے کا شدید خطرہ ہے۔ اس فوجی تصادم کے نتیجہ میں عام لوگوں کی زندگی سخت پریشانی کی حالت میں گزر رہی ہے۔ اندیشہ ہے بگتی قبیلہ کے قریباً تین ہزار لوگ جن میں بچے اور عورتیں شامل ہیں ڈیرہ بگتی چھوڑ کر چلے گئے ہیں۔

یہ فوجی تصادم اب مذہبی فرقوں کے درمیان خونی دنگوں کی شکل بھی لے رہا ہے چنانچہ چند روز قبل ایک درگاہ کے قریب جبکہ بہت سے زائرین وہاں موجود تھے ایک خودکش دھماکہ ہوا جس کے نتیجہ میں 50 سے زائد ہلاک اور 100 سے زائد زخمی ہو گئے۔ پاکستان کے دیوبندی طبقہ کے لوگ مزاروں پر عرس کرنے یا اکٹھے ہونے کو ایک بدعت قرار دیتے ہیں۔ علاوہ اس کے بلوچستان میں شیعہ اور سنی فرقہ کے بیچ میں بھی اختلافات زوروں پر ہیں۔

حکومت پاکستان نے حال ہی میں پارلیمنٹ کے بعض اراکین پر مشتمل ایک وفد جس میں انتہا پسند مذہبی جماعتوں کے اراکین پارلیمنٹ بھی شامل ہیں بلوچستان بھجوانے کا انتظام کیا ہے جو ڈیرہ بگتی کے ذمہ داروں کو یہ سمجھانے کی کوشش کریں گے کہ وہ انتہا پسندوں کی مدد کرنے اور انہیں پناہ دینے سے باز آجائیں۔ اور ایسے لوگوں کو حکومت کے سپرد کر دیں۔

دوسرے وہ اس بات کا تحفظ بھی چاہتے ہیں کہ ڈیرہ بگتی کے جنگجو پاکستانی مرکزی گیس پلانٹ جو علاقہ سوئی (بلوچستان) میں ہے کو نقصان نہ پہنچائیں۔

قدرت کا قہر
بنگلہ دیش میں زبردست طوفان

شمالی بنگلہ دیش میں 20 مارچ کو ایک زبردست طوفان آیا جس سے کم از کم 35 افراد کے ہلاک ہونے اور 500 کے زخمی ہونے کا ابتدائی اندازہ لگایا گیا ہے طوفان کے سبب تقریباً دس ہزار لوگ بے گھر ہو گئے ہیں بنگلہ دیش کے گائے بندھا رنگ پور اضلاع کے دیہاتوں میں 90 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے ہوا چلی جس سے درخت اور بجلی کے کھمبے اکھڑ گئے اور فصلوں کو شدید نقصان پہنچا ہے۔ یہ علاقہ راجدھانی ڈھاکہ سے 300 کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے۔

فضا قادیان کی ہے اکسیر مجھ کو
(محمد اعظم اکسیر ربوہ)

نیا سال لایا نئی شادمانی — سنو یہ کہانی ہماری زبانی
تھے امسال جلسہ پہ ہم قادیاں میں — اسی کی میں روداد چاہوں سنانی
بہت دل کو بھایا وہ دارِ مسیحاً — بڑی روح پرور ہے اس کی کہانی
وہاں چلتے پھرتے تھے ہم ہلکے پھلکے — جو دل کو سکینت ملی جاودانی
سبھی بام و در فرش و دیوار سارے — پلاتے تھے نظروں کو مے ارغوانی
بہشتی مقابر کی رونق سوا تھی — اچکتی تھیں نظریں مسرت نہانی
مقدس گلی کوچے سب کہہ رہے تھے — سمیٹو سمیٹو نئی زندگانی
صدی سے زیادہ سفر ہو رہا تھا — پیا جب کہ ہم نے وہ دودھ آسمانی
مسیحاً کے گھر سے جو پھوٹا تھا لنگر — وہی بن گیا آج لنگر جہانی
جہاں تک رسائی کا رستہ کٹھن تھا — ہجومِ خلائق کی تھی اب روانی
وہی ہر جگہ پر نظر آ رہا تھا — کہ جس نے کہا تھا کبھی لن ترانی
فضا قادیاں کی ہے اکسیر مجھ کو — مری شاد کامی ہے زندہ کہانی

طلباء کے لئے مفید معلومات

گورونانک دیو یونیورسٹی امرتسر میں غیر ملکی زبان سکھانے کا اعلیٰ انتظام

غیر ملکی زبان سکھانے کے لئے جی این ڈی یو میں ایک سیکشن ہے۔ گورونانک دیو یونیورسٹی (جی این ڈی یو) کے غیر ملکی زبان کے شعبہ نے تھوڑے عرصہ میں دو ہزار سے زیادہ طلباء کو جرمن، رشین، جاپانی اور فرنچ زبانوں کا علم دیکر انہیں مستقل ملازمت مہیا کرنے کا انتظام کیا ہے۔ یونیورسٹی کی طرف سے سن 1994ء میں قائم کئے گئے اس شعبہ نے تین درجن سے زیادہ طلباء کو غیر ملکی زبانوں کا علم دیکر انہیں غیر ممالک میں مستقل رہائش کے لئے تعاون دیا ہے۔ اس شعبہ نے اب کرسپانڈنگ کے ذریعہ ان طلباء کو غیر ملکی زبانوں کے سکھانے کا فیصلہ کیا ہے جو وقت کی کمی کے باعث یونیورسٹی اور ریگولر اداروں میں آکر تعلیم نہیں حاصل کر سکتے۔ اس شعبہ نے ماسٹر اور ڈپلومہ درجہ کے مختلف زبانوں کے سکھانے کے کورس شروع کئے ہیں۔ سن 2002-2001 میں رشین زبان کے لئے ڈگری کورس شروع کیا گیا تھا اس وقت اس میں 200 سے زیادہ طلباء تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ شعبہ کے انچارج ڈاکٹر پریم ساگر شرما نے بتایا کہ شعبہ نے الگ الگ ملکوں کی ایمبیسیوں کے ساتھ قریبی تعلقات قائم کئے ہوئے ہیں جس کے تحت طلباء کے درمیان مختلف علمی مقابلوں کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ اس شعبہ نے غیر ملکی زبانوں کی لٹریری سوسائٹی بھی قائم کی ہوئی ہے۔ بچوں کے لئے مارچ 1996 سے فرنچ کے ہابی کورس شروع کئے گئے ہیں۔ **فل ٹائم کورس** ☆ ایک سالہ رشین ڈپلومہ ☆ ایک سالہ فرنچ ڈپلومہ **پارٹ ٹائم کورس** ☆ سرٹیفکیٹ کورس ان رشین، فرنچ، جاپانی، جرمن ☆ ڈپلومہ ان رشین فرنچ، جرمن، ایڈوانس ڈپلومہ ان رشین و فرنچ

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO RN 61/57

Editor
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel Fax : (0091) 01872-220757
Tel Fax : (0091) 01872-221702
Tel : (0091) 01872-220814

The Weekly BADR Qadian

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)
Vol - 54 Tuesday, 29March, 2005 Issue No : 13

Subscription
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 Pound or 40 U.S$
: 40 euro
By Sea : 10 Pound or 20 U.S$

جلسہ سالانہ قادیان 2004 کے موقع پر معززین کے پیغامات

یہ جلسہ جماعت کی طرف سے محبت، رواداری اور انسانی خدمات اور Love for all hatred for none کے پیغام کو پھلانے کے لئے منعقد کیا گیا

(ایس۔ایم۔کرشنا۔گورنر آف صوبہ مہاراشٹر)

शीला दीक्षित
मुख्यमंत्री

राष्ट्रीय राजधानी क्षेत्र, दिल्ली सरकार
दिल्ली सचिवालय, आई.पी. एस्टेट,
नई दिल्ली-110002

अ.शा. पत्र संख्या : CMO/OSD I/04/6
दिनांक : 23-12-2004.

संदेश

(मुझे यह जानकर हार्दिक प्रसन्नता हुई कि प्रत्येक वर्ष की भांति इस वर्ष भी अहमदिया पंथ के केन्द्र कादियान जिला गुरूदासपुर, पंजाब में आगामी 26 से 28 दिसम्बर, 2004 को एक सौ तेरहवें विश्वव्यापी वार्षिक **"सर्वधर्म सम्मेलन"** का आयोजन होने जा रहा है। आशा है अहमदिया पंथ द्वारा आयोजित सर्वधर्म सम्मेलन से शान्ति तथा प्रेम के संदेश को सभी धर्मों एवं वर्गों के लोगों तक पहुँचाने में सफलता मिलेगी।)

मैं सम्मेलन के सफल आयोजन और आयोजन में सम्मिलित समस्त धार्मिक विद्वानों एवं श्रद्धालुओं को अपनी शुभकामनाएं प्रेषित करती हूँ।

शीला दीक्षित

(शीला दीक्षित)

امید ہے جماعت احمدیہ کے ذریعہ محبت اور امن کا پیغام سبھی مذہبوں اور طبقوں تک پہنچے گا

مجھے یہ جان کر دلی خوشی ہوئی کہ ہر سال کی طرح اس سال بھی جماعت احمدیہ کے مرکز قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب میں آئندہ 26 دسمبر سے 28 دسمبر 2004ء کو ایک سو تیرہویں عالمگیر سالانہ جلسہ "جلسہ پیشوایان مذاہب" کا انعقاد ہونے جا رہا ہے۔امید ہے کہ احمدیہ جماعت کے ذریعہ منعقدہ جلسہ پیشوایان مذاہب سے محبت اور امن کا پیغام سبھی مذہبوں اور طبقوں تک پہنچانے میں کامیابی ملے گی۔ میں جلسہ کے کامیاب انعقاد اور اس میں شامل ہونے والے سبھی مذہبی علماء اور عقید تمندوں کو اپنی نیک خواہشات بھیجتی ہوں۔ **شیلا دیکشت وزیر اعلیٰ دہلی**

S. M. KRISHNA
GOVERNOR OF MAHARASHTRA

RAJ BHAVAN
MUMBAI 400 035

18 December 2004

MESSAGE

(I am glad to know that the 113th Annual Convention of the world-wide Ahmadiyya Muslim Community will be held at Qadian, Dist: Gurdaspur, Punjab during December 26-28, 2004.

It is heartening to know that the Annual Conventions are organized by the Jamaat to enhance the feeling of compassion, love and service to the humanity and to spread the message of 'love for all and hatred for none' among the people. All his life, Hazrat Mirza Ghulam Ahmad (Peace be upon him) strove to inculcate among the people the philosophy of tolerance towards other religions and beliefs. The tradition followed by the Ahmadiyya Jamaat to organize the founders' days of all the religions and to participate in the festivals of other religions is indeed commendable and needs to be emulated by others.)

I convey my warm greetings to the members of the Ahmadiyya Jamaat on this happy occasion and convey my best wishes for the success of the Jalsa Salana to be held at Qadian.

(S.M.Krishna)

مجھے یہ معلوم کر کے بے حد مسرت ہو رہی ہے کہ جماعت احمدیہ اپنا 113 واں جلسہ سالانہ قادیان صوبہ پنجاب میں مورخہ 26 دسمبر تا 28 دسمبر منعقد کر رہی ہے یہ بات قابل ذکر ہے کہ یہ جلسہ سالانہ جماعت کی طرف سے محبت اور رواداری اور انسانی خدمات اور Love for all hatred for none کے پیغام کو پھیلانے کے لئے منعقد کیا گیا ہے۔حضرت مرزا غلام احمد (علیہ السلام) نے اپنی تمام عمر مختلف مذاہب کے درمیان رواداری کے فلسفہ کو پھیلانے کے لئے کوششیں سرانجام دیں۔آپ کے بعد جماعت احمدیہ کے افراد اس نیک کام کو جاری رکھے ہوئے ہیں۔اور مختلف مذاہب اور مذہبی تقریبات میں ان کی شمولیت یقیناً قابل تعریف اور اوروں کے لئے قابل تقلید ہے میں احمدیہ جماعت کے ممبران کو اس خوشی کے موقع پر اپنی پرخلوص مبارکباد اور جلسہ کی کامیابی کے لئے اپنی نیک تمنائیں ارسال کرتا ہوں (ایس ایم کرشنا گورنر آف مہاراشٹر)

Lt. Gen. (Retd.) **M.M. LAKHERA**
PVSM, AVSM, VSM
LIEUTENANT - GOVERNOR
PONDICHERRY

Date 16th December, 2004

MESSAGE

(I am happy to learn that "Ahmadiyya Muslim Mission" is holding its "113th Annual Convention (Jalsa Salana)" from December 26 - 28 at Qadian, Punjab, to reunite the mankind and create an atmosphere of love, harmony and brotherhood among various sections of mankind.)

I extent my best wishes for the noble cause of the convention.

(M.M. LAKHERA)

اس جلسے کا انعقاد انسانیت کی فلاح و بہبود اور محبت اور رواداری اور مختلف فرقوں کے درمیان بھائی چارے کو بڑھانے کے لئے ہو رہا ہے

مجھے یہ معلوم کر کے بے حد مسرت ہو رہی ہے کہ جماعت احمدیہ کا 113 واں جلسہ سالانہ قادیان صوبہ پنجاب میں مورخہ 26 تا 28 دسمبر، انسانیت کی فلاح و بہبود اور محبت اور رواداری اور مختلف فرقوں کے درمیان بھائی چارے کو بڑھانے کے لئے ہو رہا ہے۔اس کنونشن کے لئے میں اپنی نیک تمنائیں ارسال کرتا ہوں۔ (ایم ایم لکھیرا گورنر آف پانڈیچیری)

No...1962.../PS/G/04

MOHAMMED FAZAL
GOVERNOR OF MAHARASHTRA

RAJ BHAVAN
MUMBAI-400 035

November 20, 2004

Thanks for inviting me for the 113th Annual Gathering of Ahmadiyya Muslim Community being held at Qadian from 26 to 28 December 2004.

My term as Governor of Maharashtra ends on November 26, 2004, and I am not sure where I will be posted after that. In view of this, I regret I will not be able to accede to your request.

With regards,

yours sincerely,

(MOHD.FAZAL)

جلسہ میں شرکت کی دعوت پر میں آپ کا مشکور ہوں

113 ویں جلسہ سالانہ منعقدہ 26 تا 28 دسمبر، میں شرکت کی دعوت پر میں آپ کا مشکور ہوں۔مہاراشٹر میں گورنر کے طور پر میری میعاد 26 نومبر 2004 کو ختم ہو رہی ہے اور مجھے معلوم نہیں کہ اس کے بعد میرا تقرر کہاں ہوگا اس پس منظر میں مجھے افسوس ہے کہ میں جلسے میں شامل نہ ہو سکوں گا۔نیک تمناؤں کے ساتھ۔ (محمد افضل سابق گورنر آف صوبہ مہاراشٹرا)

علاوہ ازیں نول کشور شرما گورنر آف گجرات، جسونت سنگھ منسٹر آف تعلقات عامہ، سرجیت سنگھ برنالہ گورنر آف تامل ناڈو، آئی کے گجرال سابق وزیر اعظم چندر شیکھر دوبے ممبر پالیمنٹ بوکارو سٹیل سٹی صوبہ جھارکھنڈ کے پیغامات بھی موصول ہوئے۔